روزنامہ
ناندیڑ ٹائمز
NANDED TIMES URDU DAILY
www.nandedtimes.blogspot.com
RNI NO : MAHURD/2010/33832 R.No.106389/2010
Editor : Muntajibuddin Muneeruddin
Post R.No G-2/NND/RNP-371/2024-2026
ایڈیٹر : منتجب الدین منیرالدین
Vol No:(15) Issue No:(18) Tue 21 May 2024 Pages (4) ₹2
جلد (15) شمارہ (18) صفحات (4) قیمت 2 روپئے بروز منگل ۲۱/مئی ۲۰۲۴ء مطابق ۱۲/ذی القعدہ ۱۴۴۵ھ

ایران کے صدر ابراہیم رئیسی ہیلی کاپٹر حادثے میں اپنے ساتھیوں سمیت جاں بحق، محمد مخبر کارگزار صدر ہوں گے

تہران: ایران کے صدر 63 سالہ ابراہیم رئیسی ہیلی کاپٹر حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ ان کے ساتھ وزیر خارجہ بھی اس ہیلی کاپٹر حادثے میں جان کی بازی ہار گئے۔ ایرانی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ ان دونوں کی موت ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہوئی ہے۔ کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد ہیلی کاپٹر کا ملبہ مل گیا۔ دراصل، ہیلی کاپٹر اتوار کو آذربائیجان کے گھنے اور پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہوگیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر میں ایرانی صدر ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ اور دیگر افسران سوار تھے۔ حادثے کے بعد بڑے پیمانے پر ریسکیو آپریشن شروع کر دیا گیا۔ ایرانی ہلال احمر کے سربراہ نے کہا کہ امدادی ٹیمیں جائے حادثہ اور ہیلی کاپٹر کے ملبے پر پہنچ گئی ہیں۔ ہمیں ریسکیو ٹیموں سے ویڈیوز موصول ہوئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہیلی کاپٹر کا پورا کیبن بری طرح تباہ اور جل گیا ہے۔ اوران کا کہنا ہے کہ فی الحال اس مقام پر زندہ بچنے والوں کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ اسی دوران ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی IRINN اور نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی مہر نیوز نے اطلاع دی ہے کہ ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کو لے جانے والے ہیلی کاپٹر کے حادثے کے مقام پر کوئی بھی زندہ نہیں ملا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب صدر ابراہیم رئیسی ایران کے مشرقی آذربائیجان صوبے میں سفر کر رہے تھے۔ پھر ہیلی کاپٹر کی ہارڈ لینڈنگ کا یہ واقعہ ایران کے دارالحکومت تہران سے تقریباً 600 کلومیٹر (375 میل) شمال مغرب میں آذربائیجان کی سرحد سے متصل جلفا شہر کے قریب پیش آیا۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ارنا' کی خبر کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان، ایران کے مشرقی آذربائیجان صوبے کے گورنر اور دیگر حکام اور محافظ بھی رئیسی کے ساتھ سفر میں تھے۔ درداصل ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کی ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاکت کی یہ خبر ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب صدر رئیسی اور سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی قیادت میں ایران نے بڑے پیمانے پر ڈرون لانچ کیا تھا۔ گزشتہ ماہ اسرائیل پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایران کی یورینیم کی افزودگی بھی ہتھیار بنانے کے لیے درکار سطح کے قریب پہنچ گئی ہے۔ رئیسی اتوار کی صبح آذربائیجان میں آذربائیجان کے صدر الہام علیف کے ساتھ ایک ڈیم کا افتتاح کرنے کے لیے جارہے تھے۔ یہ تیسرا ڈیم ہے جو دونوں ممالک نے دریائے اراس پر بنایا ہے۔ ابراہیم رئیسی ایک بنیاد پرست شبیہ کے حامل رہنما ہیں، جو اس سے قبل ملک کی عدلیہ کے سربراہ تھے۔ انہیں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے قریب سمجھا جاتا تھا رئیسی نے ایران کے 2021 کے صدارتی انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ ایرانی میڈیا کے مطابق ایران کے صدر ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ امیر عبداللہیان اور دیگر حکام کی گزشتہ دن ہونے والے ہیلی کاپٹر حادثے میں موت واقع ہوگئی۔ ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی سمیت متعدد حکمرانوں نے رئیسی کی موت پر اظہار افسوس کیا ہے۔ سپریم لیڈر خامنہ ای نے 5 دن کے سوگ کا اعلان کیا۔ ریاستی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے صدر ابراہیم رئیسی، ملک کے وزیر خارجہ اور دیگر کئی گھنٹوں کے سرچ آپریشن کے بعد ہیلی کاپٹر کریش ہونے کے جائے وقوع پر مردہ حالت میں پائے گئے ہیں۔ تاہم، ایران کے مشرقی آذربائیجان قصبے میں ہیلی کاپٹر کے کریش ہونے کی ریاستی ٹی وی نے کوئی وجہ بیان نہیں کی ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر خامنہ ای نے ملک بھر میں ۵ دن کے سوگ کا اعلان کیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ دن ایران کے صدر ابراہیم رئیسی کا ہیلی کاپٹر اتوار کو اچانک بڑے حادثے کا شکار ہوگیا تھا۔ ریاستی خبر رساں ایجنسی آئی آر این اے نے بتایا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں صدر کے ساتھ وزیر خارجہ امیر عبداللہیان، ایران کے مشرقی آذربائیجان صوبے کے گورنر اور دیگر حکام اور محافظین بھی تھے۔ ایران کے ریاستی وزیروں کی جانب سے اس خبر کی تصدیق کرنے کے بعد دنیا بھر میں لوگ صدر کی موت پر اظہار تعزیت کر رہے ہیں۔ ملک کے وزیراعظم نریندر مودی نے اپنے ٹویٹر ہینڈل پر لکھا ہے کہ ”ایران کے صدر ابراہیم رئیسی کی ہیلی کاپٹر کریش کے نتیجے میں ہونے والی موت سے ہمیں افسوس اور صدمہ پہنچا ہے۔ میں ایران کے لوگوں اور ان کے اہل خانہ کیلئے میری دلی تعزیت ہے۔“

بھارت کا آئین دنیا کا سب سے شاندار، اس کے تحفظ کے لیے ووٹ کرنا چاہیے: مولانا سجاد نعمانی

لکھنؤ: مشہور مفسر قرآن، بین الاقوامی معروف عالم دین مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے لکھنو؟ کے امین آباد مہیلا ڈگری کالج میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے ووٹ ڈالا ہے تاکہ ملک میں سبھی کے ساتھ انصاف ہو، آئین کا تحفظ ہو اور کسی بھی شخص کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، چاہے وہ کسی بھی مذہب، ذات برادری سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اس کے لئے اقتدار کی تبدیلی ضروری ہے۔ مولانا سجاد نعمانی نے وزیراعظم نریندر مودی کے عید منانے اور مسلمانوں کی مخالفت نہ کرنے والے بیان پر کہا کہ ہمارے ملک کے وزیراعظم شام کو کچھ بیان دیتے ہیں اور صبح ان کی بیانات میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا میں وزیراعظم کی صحت کے لیے دعا کرتا ہوں۔ مولانا نعمانی نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ووٹنگ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے ملک کا آئین دنیا کا سب سے شاندار آئین ہے، اس کے تحفظ کے لیے سب کو ووٹ کرنا چاہیے۔ وہیں مولانا نعمانی کی اہلیہ بھی پولنگ بوتھ پر ان کے ساتھ پہنچیں جن کا دو دن قبل آپریشن ہوا تھا۔ اس کے باوجود جمہوریت کی مضبوطی کے لئے کافی بیمار حالت میں پولنگ بوتھ پر پہنچ کر کے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ مولانا کے ساتھ ان کے بڑے بھائی مولانا حسان نعمانی و دیگر اہل خانہ نے بھی ووٹ ڈالا۔

جموں و کشمیر کے بارہمولہ میں ریکارڈ ووٹنگ

نئی دہلی: لوک سبھا انتخابات 2024 کے پانچویں مرحلے میں پیر کو کل 49 سیٹوں پر ووٹنگ ہو رہی ہے۔ امیٹھی، رائے بریلی، لکھنؤ جیسی کئی ہائی پروفائل سیٹیں ہیں۔ لیکن ایک اور سیٹ ہے اور وہ کشمیر کی بارہمولہ ہے، جو اس الیکشن میں کافی خاص ہے۔ جموں و کشمیر کے سابق وزیراعلیٰ عمر عبداللہ اس سیٹ سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ فیاض احمد میر پی ڈی پی سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اس سیٹ پر شام 5 بجے تک دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 54.21 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی۔ اس سے پہلے 2019 کے انتخابات میں یہاں صرف 34.57 فیصد ووٹ پڑے تھے۔ یعنی 2019 کے مقابلے 2024 میں ووٹنگ میں تقریباً 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ امید ہے کہ ووٹنگ ختم ہونے کے ساتھ ہی اس سیٹ پر ووٹنگ کا فیصد مزید بڑھے گا۔ دراصل بارہمولہ لوک سبھا ملک کے سب سے حساس حلقوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک طویل عرصے سے دہشت گردی سے متاثر علاقہ ہے۔ کافی عرصے سے یہاں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ اسی خوف اور اندیشے کی وجہ سے لوگ ووٹ ڈالنے کے لیے گھروں سے نہیں نکلتے تھے۔ لیکن اب ماحول بدل گیا ہے۔ 2019 میں، مرکز کی مودی حکومت نے آئین کے آرٹیکل 370 کو ختم کر دیا تھا، جس نے ریاست کو خصوصی درجہ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ریاست جموں و کشمیر کو دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں جموں و کشمیر اور لداخ میں تقسیم کر دیا گیا۔ جموں و کشمیر اسمبلی بھی معطل کر دی گئی۔ دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد پہلی بار یہاں انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس الیکشن میں ایک اور بڑی بات ہوئی ہے۔ اس بار کسی تنظیم نے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان نہیں کیا۔ بتادیں کہ پچھلے تقریباً سبھی انتخابات میں بارہمولہ میں ووٹنگ کا فیصد بہت کم رہا ہے۔ 2019 کی لوک سبھا میں 34.89 فیصد ووٹ ڈالے گئے تھے، جب کہ 2014 میں یہ 39.13 فیصد 2009 میں 41.84 فیصد اور 2004 میں 35.65 فیصد تھے۔ خیال رہے کہ اس سے پہلے چوتھے مرحلے میں ووٹنگ کے دن یعنی 13 مئی کو سری نگر میں بھی بہت اچھی ووٹنگ ہوئی تھی۔ 2024 میں اس سیٹ پر 38.49 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی جبکہ 2019 میں یہاں صرف 24.06 فیصد ووٹ پڑے تھے۔

لوک سبھا انتخابات کے پانچویں مرحلے میں 57.47 فیصد ووٹنگ درج کی گئی

نئی دہلی: لوک سبھا انتخابات کے پانچویں مرحلے میں مختلف علاقوں میں شدید گرمی اور گرمی کی لہر کے درمیان آج آٹھ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی 49 سیٹوں پر اوسطاً 57.47 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ الیکشن کمیشن کے مطابق صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ہونے والی ووٹنگ مجموعی طور پر پرامن رہی۔ اڈیشہ اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلے کے پانچویں مرحلے میں بھی 35 سیٹوں پر ووٹنگ ہوئی، جس میں ان سیٹوں کے 60.70 فیصد ووٹروں نے حصہ لیا۔ شام 7.30 بجے کمیشن کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، پانچویں مرحلے میں مغربی بنگال کی سات سیٹوں پر سب سے زیادہ ووٹنگ فیصد 73.00 فیصد رہی، جب کہ سب سے کم ووٹنگ مہاراشٹر میں ہوئی، جہاں ووٹنگ کا فیصد 49.01 رہا۔ کمیشن ذرائع کے مطابق ووٹنگ مجموعی طور پر پرامن رہی۔ اس مرحلے میں بہار کی کل 40 سیٹوں میں سے پانچ کے لیے 52.60 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ جھارکھنڈ میں 14 میں سے تین سیٹوں پر 63.00 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ مہاراشٹر کی کل 48 سیٹوں میں سے 13 سیٹوں پر 49.01 فیصد ووٹروں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ اڈیشہ میں آج لوک سبھا کی 21 میں سے پانچ سیٹوں پر ووٹنگ ہوئی، جہاں 60.72 فیصد ووٹروں نے اپنا ووٹ ڈالا۔ اتر پردیش کی 80 میں سے 14 سیٹوں پر جن کے لیے آج ووٹنگ ہوئی، ووٹنگ کا فیصد 57.79 رہا۔ جموں و کشمیر کی پانچ سیٹوں میں سے بارہمولہ سیٹ پر آج ووٹنگ ہوئی، جہاں مرکز کے زیر انتظام علاقے کے چیف الیکٹورل آفیسر کے مطابق 59.00 فیصد ووٹ ڈالے گئے، جو 1984 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ لداخ کی واحد سیٹ پر 67.01 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ اس طرح ان 49 نشستوں پر 695 امیدواروں کی قسمت الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں درج ہو چکی ہے۔ پی ٹی آئی کے بموجب لوک سبھا الیکشن کے پانچویں مرحلہ میں 6 ریاستوں اور 2 مرکزی زیرانتظام علاقوں کے 49 حلقوں میں پیر کے دن رائے دہی کا تناسب 57 فیصد سے زائد رہا۔ مغربی بنگال میں تشدد کے اکادکا واقعات پیش آئے۔ ریاست میں بعض مقامات پر الکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں خرابی پیدا ہوئی۔ مہاراشٹرا میں سب سے کم 48.88 فیصد اور مغربی بنگال میں سب سے زیادہ 73 فیصد پولنگ ہوئی۔ بہار میں رائے دہی کا تناسب 52.55 فیصد، جموں و کشمیر میں 54.21 فیصد، جھارکھنڈ میں 63 فیصد، اوڈیشہ میں 60.72 فیصد، اتر پردیش میں 57.43 فیصد اور لداخ میں 67.15 فیصد رہا۔ الیکشن کمیشن نے شام 7 بجے تک جو اعداد و شمار دستیاب کرائے ان کے بموجب تقریباً 57.38 فیصد مجموعی پولنگ ہوئی۔ رائے دہی کا وقت 6 بجے تک تھا لیکن اس کے بعد بھی پولنگ کی اجازت دی گئی کیونکہ لوگ قطار میں موجود تھے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اسے الکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں خرابی اور ایجنٹس کو بوتھس میں داخل ہونے سے روکنے کی 1036 شکایتیں مختلف سیاسی جماعتوں سے وصول ہوئیں۔

لوک سبھا انتخاب: فرخ آباد میں 7 مرتبہ فرضی ووٹنگ کرنے والا نابالغ حراست میں، پولنگ ٹیم کے سبھی ارکان معطل

لکھنو: اتر پردیش کے فرخ آباد پارلیمانی حلقہ میں آنے والے ایٹہ ضلع کیا یک پولنگ مرکز پر ایک 17 سالہ نوجوان کو مبینہ طور سے بی جے پی امیدوار کے حق میں سات مرتبہ فرضی ووٹنگ کرنے کے الزام میں حراست میں لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی متعلقہ پولنگ مرکز کی پولنگ ٹیم کے سبھی اراکین کو معطل کرنے اور اس پولنگ مرکز پر از سر نو ووٹنگ کی ہدایت دی گئی ہے۔ سماجوادی پارٹی چیف اکھلیش یادو نے اس فرضی ووٹنگ سے متعلق ایک ویڈیو 'ایکس' پر شیئر کی ہے اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بھی اس سلسلے میں بیان شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ”اپنی شکست سامنے دیکھ کر بی جے پی مینڈیٹ کو جھٹلانے کے لیے سرکاری نظام پر دباو؟ بنا کر جمہوریت کو لوٹنا چاہتی ہے۔“ اس فرضی ووٹنگ معاملے میں اتر پردیش کے چیف الیکٹورل افسر نودیپ رنوا نے ایک بیان جاری کر کہا ہے کہ متعلقہ پولنگ ٹیم کے سبھی اراکین کو معطل کرنے اور ڈسپلنری کارروائی شروع کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ متعلقہ پولنگ مرکز پر از سر نو ووٹنگ کی سفارش الیکشن کمیشن سے کر دی گئی ہے۔ رنوا کا کہنا ہے کہ اتر پردیش کے بقیہ مراحل میں بھی الیکٹورل افسران کو ووٹرس کی شناخت کے عمل کو سختی سے انجام دینے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ رنوا نے فرضی ووٹ ڈالنے والے نوجوان سے متعلق بتایا کہ ملزم کو پولیس نے پکڑ لیا ہے اور اس کے خلاف متعلقہ دفعات میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں نوجوان کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد پولیس نے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی اور اسے حراست میں لے لیا۔ ایک افسر نے پیر کے روز یہ جانکاری دی۔ ایف آئی آر کے مطابق 13 مئی کو علی گنج (ایٹہ) اسمبلی سیٹ کے تحت تھانہ نیا گاو?ں کے گرام کھریا پماران کے بوتھ نمبر 343 پر پردھان انل ٹھاکر کے بیٹے نے تقریباً سات سے آٹھ مرتبہ فرضی ووٹ ڈالے اور اس کی باقاعدہ ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر خود پوسٹ بھی کیا۔ نیا گاو?ں تھانہ کے [illegible] کہ نابالغ کی شناخت کرنے کے بعد اسے حراست میں لے کر آگے کی قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ فرخ آباد [illegible] امرت پور، فرخ آباد اور بھوجپورا اسمبلی سیٹیں آتی ہیں۔ ایٹہ ضلع کی علی گنج اسمبلی سیٹ بھی اسی لوک سبھا حلقہ کا حصہ ہے۔

گجرات اے ٹی ایس نے احمد آباد ایئرپورٹ سے 4 دہشت گردوں کو کیا گرفتار، سبھی کا تعلق سری لنکا سے

احمد آباد: گجرات اے ٹی ایس نے ایک بڑی کارروائی انجام دیتے ہوئے احمد آباد ایئرپورٹ سے آئی ایس آئی ایس کے چار دہشت گردوں کو گرفتار کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چاروں دہشت گرد سری لنکائی باشندے ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ گجرات اے ٹی ایس فی الحال چاروں دہشت گردوں کو

نامعلوم مقام پر لے گئی ہے اور اس سے پوچھ تاچھ کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ دہشت گرد کس ارادے سے احمد آباد ایئرپورٹ پر آئے تھے۔ گجرات اے ٹی ایس کی یہ ایک بڑی کارروائی قرار دی جارہی ہے۔ اس سے قبل بھی گجرات اے ٹی ایس نے ایک خفیہ آپریشن میں پانچ لوگوں کو گرفتار کیا تھا جس کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ آئی ایس خراسان سے منسلک تھے۔ ٹھیک اسی وقت گجرات اے ٹی ایس کو خبر ملی کہ تین لوگ پوربندر سمندری راستے سے افغانستان اور وہاں سے ایران جانے کی کوشش میں ہیں۔ بہرحال، تازہ کارروائی سے متعلق بتایا جارہا ہے کہ یہ دہشت گرد بڑے حملہ کی فراق میں تھے۔ ابتدائی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ یہ دہشت گرد سری لنکا سے چنئی ہوتے ہوئے احمد آباد پہنچے تھے۔ مہدف [illegible]

عالمی عدالت اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو اور حماس لیڈرس کے گرفتاری وارنٹ جاری کریگا

واشنگٹن: اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو کی مشکلات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ انٹرنیشنل کریمنل کورٹ (آئی سی سی) جنگی جرائم پر ان کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری کرنے کی تیاری کررہا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ نیتن یاہو کے ساتھ حماس کے سرکردہ لیڈران کے خلاف بھی گرفتاری وارنٹ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ آئی سی سی کے چیف پراسیکیوٹر کریم خان نے وارنٹ جاری کرنے کے لیے درخواست دے دی ہے۔ آئی سی سی جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے الزامات میں گرفتاری کے وارنٹ جاری کرتی ہے۔ آئی سی سی 7 اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے اور اس کے جواب میں اسرائیل کی کارروائی کو جنگی جرم تصور کررہا ہے۔ حال ہی میں اسرائیل کی جانب سے بھی ایسا ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ اب خیال کیا جارہا ہے کہ آئی سی سی جلد ہی نیتن یاہو اور حماس کے رہنماؤں کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کرسکتا ہے۔ انٹرنیشنل کریمنل کورٹ اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کرنے کی تیاری کررہا ہے لیکن اسرائیل اسے تسلیم نہیں کرتا۔ دراصل اسرائیل اس عدالت کا رکن ہی نہیں ہے۔ البتہ 2015 میں فلسطینی سرزمین کو اس عدالت کے دائرہ اختیار میں شامل کیا گیا تھا۔ آئی سی سی کے چیف پراسیکیوٹر نے اسرائیل اور حماس جنگ کے آغاز میں ہی کہا تھا کہ عدالت کے پاس اسرائیل میں حماس اور غزہ میں اسرائیل کے ذریعے کیے جارہے حملوں پر کارروائی کا اختیار ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ آئی سی سی گزشتہ 7 ماہ سے اس جنگی جرم کی تحقیقات کررہا ہے جواب مکمل ہونے کے قریب ہے۔

کیجریوال کی خودسپردگی سے قبل ہی ای ڈی عدالت پہنچ گئی

نئی دہلی: دہلی کے وزیراعلیٰ اروند کیجریوال کو سپریم کورٹ نے مبینہ دہلی آبکاری پالیسی گھوٹالہ سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں 10 مئی کو عبوری ضمانت دی تھی۔ انہیں 2 جون کو عدالت میں خودسپردگی کرنی ہے۔ مگر ان کی خودسپردگی سے قبل ہی ای ڈی انہیں حراست میں لینے کے لیے عدالت پہنچ گئی۔ ای ڈی نے دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ میں درخواست دی ہے کہ کیجریوال کو خودسپردگی کے وقت 14 دنوں کے لیے اس کی تحویل میں دیا جائے۔ کیجریوال کی حراست کے مطالبے کی درخواست پر عدالت نے ای ڈی سے سوال کیا ہے کہ آپ ان کی تحویل کیوں چاہتے ہیں جبکہ وہ عبوری ضمانت پر ہیں؟ عدالت کے اس سوال پر ای ڈی نے کہا کہ ہم یہ مطالبہ اس وقت کے لیے کر رہے ہیں جب وہ خودسپردگی کریں گے۔ ہم ایسی صورت حال نہیں چاہتے کہ جب یہ کہا جائے کہ ہم نے وقت پر اسے پیش نہیں کیا۔ اسے التوا میں رکھا جاسکتا ہے۔ ای ڈی نے کہا کہ بھلے ہی خودسپردگی جیل میں ہو لیکن اس دن سے ان کی حراست وہیں ہونی چاہئے۔ عدالت نے کہا کہ ہم اس درخواست کو ملتوی رکھیں گے لیکن دو تاریخ کو اتوار ہے۔ ہم پہلے سے کوئی حکم نہیں دے سکتے۔ تفتیشی ایجنسی نے کہا کہ اسے ریکارڈ پر لیا جاسکتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ یا پھر ڈیوٹی پر موجود جج اسے دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اسے اس ہدایت کے ساتھ ریکارڈ پر لے سکتے ہیں کہ اسے 2 تاریخ کو ڈیوٹی پر موجود جج دیکھیں گے۔ ای ڈی نے کہا کہ سپریم کورٹ کی ہدایت ہے اس لیے ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ وہ خود سپردگی کریں گے۔ دہلی آبکاری پالیسی میں مبینہ گھوٹالہ سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں ای ڈی نے راؤز ایونیو کورٹ کو بتایا کہ اروند کیجریوال کو سپریم کورٹ [illegible]

چھتیس گڑھ کے کوردھا میں دردناک سڑک حادثہ 18 خواتین سمیت 19 مزدوروں کی موت، کئی زخمی

رائے پور: چھتیس گڑھ کے کوردھا میں ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے جس میں 19 مزدوروں کی موت واقع ہوگئی ہے۔ اس حادثہ میں کئی دیگر افراد سنگین طور پر زخمی بھی ہوئے ہیں۔ مہلوکین میں 18 خواتین بھی شامل ہیں۔ حادثہ کے بعد لاشیں ادھر اُدھر سڑک پر بکھر گئی تھیں جو خوفناک نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ مہلوکین کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے کیونکہ زخمیوں میں کئی کی حالت سنگین ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق حادثہ اس وقت پیش آیا جب تیندو پتہ توڑ کر مزدور لوٹ رہے تھے۔ اچانک ان کی گاڑی حادثہ کا شکار ہوگئی۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ کوردھا ایس پی ابھشیک پلو کے مطابق حادثہ میں 18 خواتین سمیت 19 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اس گاڑی میں 36 لوگ سوار تھے۔ یہ حادثہ باہ پانی گاو?ں کے پاس پیش آیا۔

کنگنا رناوت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

شملہ: بالی ووڈ اداکارہ اور ہماچل پردیش کی منڈی پارلیمانی سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی کی امیدوار کنگنا رناوت کو اسپتی وادی میں اپنی انتخابی مہم کے دوران بدھ برادری کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پیر کو کازہ میں بڑی تعداد میں مظاہرین نے سیاہ پرچم اٹھائے کنگنا کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے 'کنگنا واپس جاؤ' جیسے نعرے لگائے اور سوشل میڈیا پر ان کے حالیہ اقدامات پر اپنے غصے کا اظہار کیا۔ یہ تنازع کنگنا کی جانب سے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک میم سے پیدا ہوا، جس میں تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کو منفی انداز میں دکھایا گیا ہے اور وہ امریکی صدر جو بائیڈن کو چومتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ دلائی لامہ کا احترام کرنے والی بدھ برادری کو اس پوسٹ سے شدید دکھ پہنچا ہے۔ اس تصویر سے ناراض مظاہرین اپنی شکایات کے اظہار کے لیے سڑکوں پر نکل آئے، جس سے پرامن قصبہ کازہ بدامنی کے مرکز میں تبدیل ہوگیا۔ مزید برآں، کئی ہندوستانی ثقافتوں میں گائے کی مقدس حیثیت اور خطے میں خاص طور پر حساس مذہبی جذبات کو دیکھتے ہوئے، کنگنا کے گائے کا گوشت کھانے کے عوامی اعتراف نے کمیونٹی کو مزید مشتعل کر دیا ہے۔ سپتی ویلی کا یہ واقعہ کوئی اکیلا واقعہ نہیں ہے۔ کنگنا کو اس سے قبل ممبئی میں بھی اسی میم کے لیے تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا، جہاں مظاہرین نے ان کے دفتر کے باہر دھرنا دیا۔ ان محاذ آرائیوں کے باوجود، کنگنا نے دلائی لامہ سے ملاقات کی اور اپنے اعمال سے پیدا ہونے والے غم و غصے کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بھگوان بدھا کی تعلیمات کا احترام کرنے اور ان پر یقین کرنے کا دعویٰ کیا۔ پیر کو کازہ میں اپنی مہم کے دوران، کنگنا نے سرحدی علاقوں کی ترقی میں وزیراعظم نریندر مودی کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے مقامی عوام سے اپیل کرنے کی کوشش کی۔

مابعد طبیعیات تعلیمی بنیادیں

محمد امین اللہ

کائنات میں اللہ کی سب سے عمدہ اور احسن تخلیق انسان ہے کیونکہ انسان کو اللہ نے خلیفتہ الارض بنایا ہے۔ لقد خلق الانسان فی احسن تقویم۔ ہم نے انسان کی بہت احسن طریقے سے تخلیق کی۔ سورہ التین۔ آدم کی تخلیق کے وقت فرشتوں نے جب اللہ سے فریاد کی کہ باری تعالیٰ آپ ایسی مخلوق کو پیدا کر رہے ہیں جو زمین میں فساد برپا کرے گی اور اک دوسرے کو قتل کرے گی۔ اللہ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اشیاء کے نام پوچھے تو فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے علوم سکھائے اور آدم نے فرشتوں کو اشیاء کے علوم سنائے۔ آغاز کائنات سے لے کر رہتی دنیا تک جتنی بھی اشیاء ایجاد یا دریافت ہونگی سب آدم کے بیٹے اور بیٹیوں کے خمیر میں ودیعت کی جا چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غاروں میں رہنے والے انسان اور آج سمندر اور خلاؤں میں سفر کرنے والا انسان اسی وراثتی علمی اثاثے کی وجہ سے حیرت انگیز ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔ مابعد الطبیعیات تعلیمی بنیادیں یعنی Meta Physical bases of education۔ اک خمیری علم ہے جو آدم کی اولاد میں فی زمانہ جینیاتی خصوصیات کی وجہ سے ہیں۔ لہذا بچپن سے ہی انسان، سماعتوں، مشاہدات اور حرکات و سکنات کے ذریعے سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ تمام ماہرین حیاتیات اس بات پر متفق ہیں کہ جب بچہ مادر رحم میں نطفے کی صورت ہوتا ہے اور تین ماہ کے بعد اس کا وجود مکمل ہونا شروع ہوتا ہے اسی وقت سے اس پر اپنی ماں کے خوراک، عادات، طبیعت اور مزاج کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ امام غزالی رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ آدم جس مٹی سے بنائے گئے ہیں اس میں چار مخلوقات کے خمیر شامل ہیں۔ پہلا فرشتوں کا دوسرا حیوان کا تیسرا درندوں کا اور چوتھا شیطان کا مگر اللہ نے انسان کو صفات ملکوتی کے حصول کے لئے تخلیق کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اور آخر میں ختم رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نیک اور بد، حرام و حلال، مفید اور نقصان دہ، صراط مستقیم اور صراط مغضوبین کے تمام راہیں واضح طور پر بتا دی گئیں ہیں۔ دین میں کوئی تنگی نہیں ہے اور نیک و بد دونوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔ البقرہ۔ مجھے اس نفس کی قسم جس کو میں نے پیدا کیا اور ہموار کیا، اس پر فجور و تقویٰ واضح کر دی۔ سورہ الشمس۔ یہ وجہ ہے کہ ہر دور کے انسانوں میں ان چاروں صفات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ثم رددنا ھو اسفل السافلین۔ یہ اپنی حرکتوں سے نیچوں میں نیچ ہو جاتا ہے۔ سورہ التین۔ انسان ابتدائی طور پر تین دائروں میں سیکھتا ہے۔ پہلا دائرہ ماں کی گود اور باپ کا کاندھا اور گھر کا آنگن ہے۔ یہ انسان کا پہلا مدرسہ ہے ماں باپ اور گھر کے بزرگ ہر انسان کے پہلے مدرسین ہیں جن کی ہر چیز کی نقل اک بچہ کرتا ہے۔ چونکہ میری پوری زندگی درس و تدریس میں گذری ہے اور میں پیشہ کے لحاظ سے اک مدرس ہوں میں اس ابتدائی تعلیم کا ایسا تجربہ قارئین کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو 40 سال گذرنے کے باوجود میرے حافظے میں محفوظ ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ اک 5 سال کی بچی اپنے کلاس میں بچوں کو گندی گندی گالیاں دیتی تھی میڈم کے کہنے پر میں نے جب اس بچی کو بلایا تو رونے لگی جب میں نے پیار سے پوچھا بیٹی آپ گالی کیوں دیتی ہیں اللہ ناراض ہو نگے تو اس نے روتے ہوئے یہ بات بتائی کہ سر میرے ابو میری امی کو اسی طرح گالیاں دیتے ہیں۔ دوسرا واقعہ لندن کے اخبار میں شائع ہوا تھا وہ یہ کہ لندن کے ٹیوب ریلوے میں سفر کے دوران اک مسلمان جو کہ لندن کے ماحول میں پلا بڑھا تھا چار سکھوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا، وجہ یہ تھی کہ ان چاروں سکھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ گرفتار ہوا پولیس نے جب تحقیق کی تو پتہ یہ چلا کہ یہ شخص مذہبی خیالات کا حامل نہیں ہے پھر کیوں ایسا کیا اور تحقیق کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کی ماں راسخ العقیدہ مسلمان ہے اور بچپن میں اس کی تربیت ایسے ہی ماحول میں ہوئی تھی۔ ان دو واقعات سے پہلی تعلیم گاہ، جس کو مابعد الطبیعیات تعلیمی بنیادیں کہتے ہیں جہاں مستقبل کا انسان تیار ہوتا ہے عمر کے ساتھ وہ کیسا بنے گا طے ہو جاتا ہے۔ دوسری تعلیم گاہ اسکول اور مدرسہ، پھر کالج اور یونیورسٹیاں جہاں موجود نسل نو کی آبیاری کرنے والے اساتذہ نہ صرف فنی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں بلکہ اپنے عادات، فکر و خیال اور نظریہ بھی اپنے شاگردوں میں منتقل کرتے ہیں۔ ارسطو، سقراط سے وقت کے حکمراں اسی لئے خائف تھے، دنیا کے تمام انقلابات اساتذہ کی فکری تربیت کے وجہ سے برپا ہوئے ہیں۔ انبیاء اور رسولوں کی مخالفت کسی عام آدمی نے نہیں بلکہ وقت کے فرعونوں اور نمرودوں اور سرداروں نے کی ہے کیونکہ انبیاء کرام اور رسول اللہ کی جانب سے معلم بنا کر بھیجے گئے تھے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بنگلہ دیش بنانے میں مشرقی پاکستان میں کالج اور یونیورسٹیوں میں ہندو اساتذہ کا بڑا کردار تھا۔ چانکیہ کی تعلیمات اور چندرگپت موریا کی سلطنت کا دوام اسی استاد کی استادی تھی جس کی کتاب ارتھ شاستر (کوتلیہ) پر اور میکاولی کی کتاب The Price پر آج کے ظالم اور مکار حکمران عمل کرتے ہیں۔ تیسرا دائرہ معاشرہ ہے جس کی صحبت میں اچھے اور برے عادات انسان سیکھتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالع ترا طالح کند

اچھے کی صحبت میں آدمی اچھا اور برے کی صحبت میں آدمی برا بنتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوہار کی دکان پر بیٹھو گے تو تپش محسوس کرو گے اور اگر عطر فروش کی دکان پر بیٹھو گے تو خوشبو ملے گی۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔ لہذا معاشرے میں صحبت بھی اک تعلیم گاہ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم کسی ایسی محفل سے اٹھے ہو جو اللہ اور رسول کے ذکر سے خالی تھی تو گویا تم کسی مردار گدھے کی صحبت سے اٹھے ہو۔ انسان کی تمام تر عقلی، فکری، نظریاتی، اخلاقی، دینی تعلیم و تربیت کے یہ تینوں دائرے ہیں جس میں آدمی بچپن سے جوان اور پھر بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔ باقی دیگر صفات اور عادات خمیری ہوتے ہیں۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں نیک و بد دونوں پیدا ہوئے ابتدا میں ہی ہابیل اور قابیل کے دو کرداروں سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ تا قیامت انسانوں کا دو گروہ ہوگا اک نیک دوسرے بد۔ لیکن آدم سے لے کر آج تک یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آدم جو علم الاشیاء عطا کی گئی وہ فی زمانہ ان کی اولاد میں منتقل ہوتی رہے گی۔ انبیاء تو علم الوحی کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے مگر ان کے امتی بھی روحانی اور فنی تعلیم میں اوج ثریا پر فائز رہے۔ جب سلیمان علیہ السلام نے اک بڑے جن سے ملکہ صبا کے تخت لانے کو کہا کہ کتنی دیر میں لا سکتے ہو تو جن نے کہا کہ پلک جھپکتے مگر دربار میں بیٹھے اک مومن اس گفتگو کے دوران ہی تختہ صبا لا چکا تھا۔ انبیاء اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے معجزات کے ذریعے عقل سے ماوراء چیزیں عطا کیں۔ ادریس علیہ السلام تو خلاؤں کا سفر کیا کرتے تھے۔ موسیٰ 39; کو عصا اور عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے اور پیدائشی نابیناؤں کو بینائی عطا کرنے اور کوڑھیوں کو شفا دینے والے معجزات عطا کئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کو کلمہ پڑھایا۔ چاند کے دو ٹکڑے کیئے اور معراج کی رات چند ساعتوں میں ساتوں آسمانوں کا سفر کیا اور اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات کر کے واپس آئے۔ دور فاروقی میں مسلمانوں کی فوج کے پشت سے پہاڑی کے پیچھے سے دشمن کی فوجیں حملہ آور ہونے والی تھیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خطبہ دینے کے دوران یہ آواز دی یا ساریہ الجبال یعنی پہاڑ کے پیچھے سے دشمن یہ آواز سیکڑوں میل دور سپہ سالار تک پہنچ گئی اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ یہ روحانی ارتقاء تھا جو آج کے Digital technology میں نظر آتا ہے۔ مسلمان سائنسدانوں نے آج کے دور کے تمام شعبوں میں ایجادات اور دریافت کو بام عروج پر پہنچایا جس کی بنیاد پر آج کی سائنسی ترقی تیزی سے اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔۔ دور قدیم کے ایجادات آج کے دور سے بالکل مختلف تھے بلکہ حیرت انگیز تھے۔ تاریخ میں آتا ہے کہ نمرود کے پاس تو ہوا میں پرواز کرنے والا تخت تھا اس کے علاوہ اس کے پاس حیرت انگیز طلسماتی چیزیں موجود تھیں جس کی بنا پر وہ خدائی کا دعویدار تھا۔ شداد نے تو جنت ہی بنا ڈالی جس کو اللہ نے انسانوں سے اوجھل کر دیا۔ عاد و ثمود کی پہاڑوں کو کاٹ کر تعمیر کیئے گئے محلات، نینوا کا جھولتا ہوا باغ، (Hanging garden) فرعونوں کے اہرام، ابولحول کا مجسمہ حنوط شدہ لاشیں جو ہزاروں سالوں کے بعد بھی محفوظ ہیں یہ سب تعمیراتی انجینئرنگ اور کیمائی مہارت کی بے مثالی کارنامے ہیں جو اللہ کے باغیوں نے سر انجام دئے جو پورے روئے زمین پر موجود ہیں۔ آج کا جدید دور جو سرعت پذیر ترقی کے ساتھ اسرار کائنات کے پردوں کو چاک کرتا جا رہا ہے، جس کے موجد اور تخلیق کار کی کثیر اکثریت اللہ کے وجود سے ہی انکاری ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کو عطا کی گیا وہی علم ہے جو آدم کی اولاد میں خمیری طور پر فی زمانہ حسب ضرورت منتقل ہو رہا ہے اور انسان اس سے استفادہ حاصل کر رہا ہے۔ عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں۔ کہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے۔ جب آدم کے خمیر میں چار مخلوقات کے خمیر موجود ہیں اس لیئے آدمی میں ان چاروں مخلوقات کے کے صفات رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کے تمام تر ترقی کے باوجود دنیا شر اور فساد سے بھری ہوئی ہے۔ جب کوئی انسان نیکی کرتا ہے اور اس کے اندر اپنے جیسے انسانوں کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو دیکھ کر لوگ یہ تبصرہ کرتے ہیں کہ یہ فرشتہ ہے فرشتہ۔ جب کسی آدمی میں بے پردگی، فحاشی اور عریانی کے ساتھ بے راہ روی پائی جاتی ہے تو لوگ اس کو حیوان سے تعبیر کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص قتل و غارتگری اور سفاکیت کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کو درندہ کہتے ہیں اور چنگیز، ہلاکو اور وقت کے ظالم و جابر سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جب کوئی جھوٹ، مکاری، فریب اور دغابازی کا ہنر دکھاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں اس سے بچنا یہ شیطان ہے شیطان۔ آج کی جدید ترین ترقی کو دیکھ کر انسان الف لیلیٰ کی ہزار داستانوں کی کہانی کو بھول جاتا ہے۔ دنیا کے 8 ارب انسانوں کی غالب اکثریت نہ کسی مذہب سے وابستہ ہے اور نہ خدا کو مانتی ہے پھر بھی کائنات کے اسرار کے پردے ہر آئے روز چاک کر کے اس کی تسخیر میں لگی ہوئی ہے۔ انسان سورج کی شعاعوں کو اپنی گرفت میں لے کر بجلی پیدا کرتا ہے۔ انسان اس لئے یہ سب کچھ کرنے کے لائق ہوا ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو یہ تمام علوم عطا کیئے تھے۔ اک طرف تو انسان زندگی کی سہولیات کے لئے نت نئے ایجادات کر رہا ہے تو دوسری جانب یہ اپنی زندگی کے سکون سے محروم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے مگر یہ اللہ کا باغی اور شیطان کا پجاری بن چکا ہے۔ اس لیئے انسان انسان کو درندوں کی طرح مارتا ہے۔ حیوانوں کی طرح جینے کو انسانی حقوق کہتا ہے۔ شیطان کی مکاری اور فریب کو ہنر سمجھتا ہے۔ اور اپنے جیسے نیک اور خدا پرست انسان کو اپنا دشمن سمجھ کر اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے بلکہ عالمی سطح پر اس کے خلاف جنگ چھیڑ چکا ہے۔ ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی میں جاپان صف اول کا ملک ہے اس ملک نے آدمی کی سہولیات کے لئے وہ کچھ بنا لیا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے مگر سب سے زیادہ خودکشیاں اس ملک کے لوگ کرتے ہیں۔ عورتیں سب زیادہ جسم فروشی کرتی ہیں۔ مشینوں کا ملک ہے باقی آدمیت کے بہت سارے اخلاقی قدریں بے مثال ہونے کے باوجود اس ملک کے رہنے والے اب ازدواجی زندگی کو اپنانے سے گریزاں ہیں۔ اس لیئے کہ انسانوں کے خالق نے انسان کی زندگی کو پرسکون اور متوازن بنانے کے لئے جو نظام حیات Code of life دیا اس سے نا آشنا ہیں۔ یہی حال مغربی ممالک اور نام نہاد ترقی یافتہ ممالک کا ہے۔ مختصر یہ کہ انسان کائنات صغیر ہے اس کے اندر کائنات کبیر کی تمام مجموعی اشیاء اور صفات موجود ہے یہ اپنے آپ کو پہچاننے اور اپنے اندرون میں خود کو تلاش کرنے کے بجائے اپنے سے باہر کی دنیا میں پرواز کر رہا ہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کے شب تاریک سحر کر نہ سکا۔ علامہ اقبال

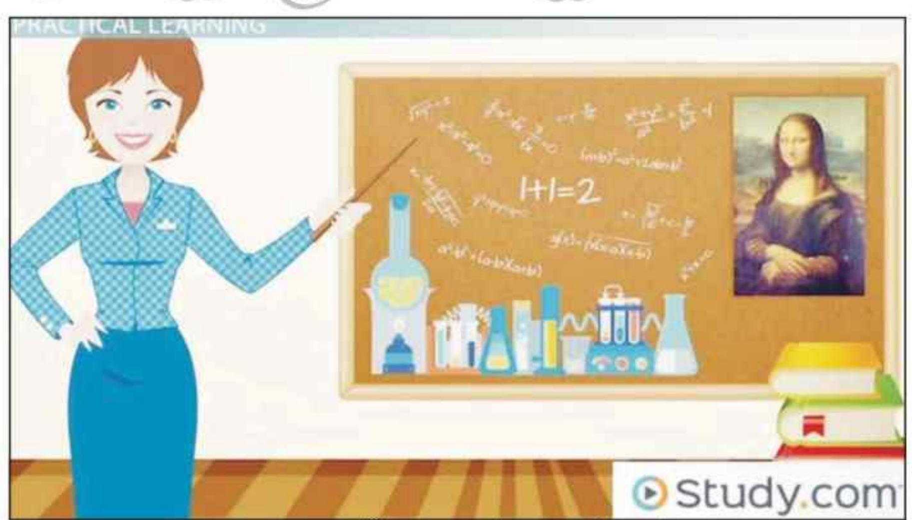

اداریہ

ناندیڑ ٹائمز

راہل کی وجہ سے ماحول میں تبدیلی آئی

پارلیمانی جمہوری نظام میں عام انتخابات کے دوران عام طور پر کئی چہرے سیاسی میدان میں نظر آتے ہیں لیکن ہندوستان کے گزشتہ دو انتخابات میں وزیر اعظم نریندر مودی کا چہرہ پوری طرح چھایا رہا جس میں دوسرے چہرے کو جگہ نہیں ملی۔ اس میں جہاں ذرائع ابلاغ کا اہم کردار رہا وہیں حزب اختلاف میں بھی کوئی اس طرح کا اپنا مقام نہیں بنا پایا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ مرکزی ذرائع ابلاغ نے حکومت سے سوال کرنے بند کر دئے، الٹا اس نے حزب اختلاف سے سوال پوچھنا اپنا مرکزی فریضہ بنا لیا اور کانگریس اس کی مرکزی تنقید کا نشانہ رہی۔ اس کی وجہ سے ذرائع ابلاغ میں مرکز کو ضرورت سے زیادہ مثبت جگہ ملنے لگی اور اس کے برعکس حزب اختلاف کی ضرورت سے زیادہ منفی شبیہ بنائی جانے لگی، جس کا سیدھا اثر ملک کی سیدھی سادی عوام کے ذہن پر پڑا۔ دو انتخابات جن میں سال 2014 کے انتخابات بدلاؤ کی بنیاد پر لڑے گئے اور سال 2019 کے عام انتخابات قوم پرستی کے نام پر لڑے گئے اور ان دونوں انتخابات میں مرکزی چہرہ نریندر مودی کا ہی تھا اور ذرائع ابلاغ نے باقی سیاسی قائدین کی حیثیت بہت چھوٹی اور منفی کر کے دکھائی۔ لیکن گزشتہ 3 سالوں سے صورتحال میں تبدیلی آئی۔ سال 2020 اور 2021 عالمی وبا کووڈ کی نظر ہو گیا لیکن اس کے بعد سے راہل گاندھی کی جو منفی شبیہ بنائی گئی تھی اس میں دھیرے دھیرے تبدیلی آنی شروع ہوئی اور راہل کے ایک فیصلے نے برسر اقتدار کے غبارہ سے دھیرے دھیرے ہوا نکالنی شروع کر دی۔ راہل گاندھی کے ایک فیصلے یعنی جنوب سے شمال کی جانب 'بھارت جوڑو یاترا' پر نکلنے کے اعلان بھرنے نے برسر اقتدار جماعت کی نیند اڑا دی اور یاترا سے متعلق طرح طرح کے سوال کھڑے کئے جانے لگے، جس میں سب سے اہم سوال یہ تھا کہ کیا راہل گاندھی اس یاترا کو مکمل کریں گے؟ راہل نے نہ صرف یاترا کو طے وقت پر شروع کیا بلکہ اسے بخوبی مکمل بھی کیا جس نے جہاں راہل کی منفی شبیہ کو مثبت شبیہ میں تبدیل کیا وہیں برسر اقتدار جماعت کے تمام منصوبوں کو بھی پوری طرح ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد دھیرے دھیرے جو بول نہیں رہے تھے انہوں نے بھی بولنا شروع کر دیا اور بات یہاں تک پہنچی کہ عالمی منڈی میں اڈانی پر سوال اٹھنے لگے اور اس پر مرکز کی خاموشی نے اسے بھی سوالوں کے گھیرے میں کھڑا کر دیا۔ ملک کے عوام جو مرکزی ذرائع ابلاغ کی ایک ہی دھن سے اکتا چکے تھے انہوں نے یوٹیوب کی جانب رخ کیا جس کے بعد ذرائع ابلاغ کی دنیا میں یوٹیوبر نے دھیرے دھیرے اپنا مقام بنانا شروع کر دیا اور بڑی تعداد میں لوگ یوٹیوبر کا رخ کرنے لگے۔ یوٹیوبر کی اس ترقی کے بعد ذرائع ابلاغ کی دنیا میں انقلاب آ گیا: جس کی وجہ سے حزب اختلاف کو بھی آواز ملنے لگی۔ اس آواز سے جو عوام ایک ہی دھن سے اکتا گئے تھے ان کو کچھ اور سننے کو ملنے لگا جس کی وجہ سے بہت تیزی کے ساتھ تبدیلی نظر آئی۔ انتخابات سے قبل حزب اختلاف کا ایک اتحاد یعنی انڈیا کے بینر تلے آنا اور راہل گاندھی کی دوسری یاترا جو مشرق سے مغرب کی جانب نکلی جس کا نام بھارت جوڑو نیائے یاترا رکھا گیا اس نے حزب اختلاف کو طاقت بخشی۔ اتحاد نے کئی مرتبہ ہچکولے کھائے، جس میں نیتش اور جینت چودھری کا اتحاد چھوڑ کر جانا سب سے بڑا دھکا ثابت ہوا لیکن باقی حزب اختلاف ایک جٹ رہا اور آج برسر اقتدار جماعت کے لئے ایک چیلنج بن کر ابھرا ہے۔ اس سب کے دوران راہل گاندھی کی اصل شبیہ سامنے آئی جو نہ تو تفتیش کے جانے سے گھبرائے اور نہ ہی اپنی پارٹی کے رہنماؤں کی وفاداریاں تبدیل کرنے پر برہم ہوئے کیونکہ ان کے سامنے دوسرا مقصد اور ہدف تھا۔ انہوں نے جہاں اپنے اتحادیوں کی ہر بات سہی چاہے وہ پورنیا سے پپو یادو کو ٹکٹ نہ دینا ہو یا ممبئی میں ایک ٹکٹ نہ دئے جانے سے ناراض ہو کر کانگریس کے سینئر رہنما سنجے نروپم کا پارٹی سے علیحدہ ہونا ہو۔ راہل نے اس معاملے میں جس فراخ دلی کا مظاہرہ کیا اس نے راہل کی شبیہ میں چار چاند ہی لگائے ہیں اور راہل گاندھی نے جس قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ملک میں حزب اختلاف کو تو زندگی بخشی ہے ساتھ میں عوام میں ایک امید کی کرن بھی پیدا کی ہے۔ کم ہی ایسی مثال ملتی ہے کہ کوئی سیاست داں مخالف ماحول میں اپنی شبیہ تبدیل کرنے میں کامیاب رہا ہو اور اس طرح برسر اقتدار جماعت کے سامنے کھڑا رہا ہو۔

ممبئی میں مودی کا روڈ شو اور خطاب عام

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

ممبئی شہر میں جملہ 6/ حلقۂ انتخاب ہیں۔ اس سے متصل قرب و جوار میں نئی ممبئی، تھانے، رائے گڈھ اور پالگھر وغیرہ کو ملا لیں تو جملہ دس نشستیں ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے وزیر اعظم نے صرف ایک حلقۂ انتخاب میں روڈ شو کرنے کا ارادہ کیا۔ روڈ شو میں تھوڑے سے لوگ بھی بہت زیادہ نظر آتے ہیں جبکہ عوامی جلسہ شرکاء کی تعداد کا اندازہ بہ آسانی ہو جاتا ہے۔ وزیر اعظم کو سننے کے لیے آج کل لوگ نہیں آتے اس لیے انہیں روڈ شو پر گلی کوچے میں بھٹکنا پڑ رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وزیر اعظم نے ان دس حلقوں میں سے گھاٹکوپر کا انتخاب کیوں کیا؟ اس سوال کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اس علاقہ میں گجراتی بہت زیادہ رہتے ہیں یعنی دس سال دہلی میں رہنے کے باوجود وزیر اعظم غیر گجراتی رائے دہندگان کو متاثر کرنے سے قاصر ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس علاقہ کے نئے امیدوار مہر کوٹیچا بہت دھن دولت کے مالک ہیں اس لیے انہوں نے وزیر اعظم نگرانہ دیا ہوگا لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ بی جے پی امیدوار کوٹیچا کی حالت بہت پتلی ہے۔ ان کو حال میں گوونڈی سے لوگوں نے بھگا دیا۔ اس لیے ڈوبتے کو مودی کا سہارا والی حکمت عملی پر عمل کیا گیا۔ وزیر اعظم کے دورے کی پنوتی کے سبب ان کے آنے سے دو دن قبل بے موسم آندھی طوفان آیا اور اسی علاقہ میں ایک 120 مربع فٹ لمبی چوڑی، ریلوے کی زمین پر بنی ڈھائی سوٹن وزنی ہورڈنگ گر گئی۔ اس حادثے میں جملہ 75/ افراد زخمی ہو گئے اور 16 لوگ ہلاک ہو گئے لیکن اس روڈ شو کے منتظم اور کل یگ کے چانکیہ اس سانحہ کو بھول گئے ورنہ انہیں اس روڈ شو منسوخ کر دینا چاہیے تھا یا پھر مودی جی کو مرنے والوں کی تعزیت اور زخمیوں کی عیادت کے لیے اسپتال لے جانا چاہیے تھا کیونکہ ان کے دورے سے پہلے اور بعد میں بھی لاشوں کے برآمد ہونے کا سلسلہ جاری تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ مزاج پرسی تو دور مودی اور ان کے ہمنواوں نے اس حادثے کا ذکر کرنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ وہ لوگ ریل، میٹرو اور سڑک بند کر کے مودی کے قافلے پر پھول برساتے رہے اور چہار جانب 'بہارو پھول برساؤ میرا محبوب آیا ہے' کا سماں بنا رہا۔ وزیر اعظم مودی نے روڈ شو کے دوران ایک جگہ رام کی مورتی دیکھ کر اس سے اظہار عقیدت تو کیا مگر ہورڈنگ کے نیچے کچلے جانے والوں کا انہیں خیال تک نہیں آیا۔ کیا یہ بے حسی کی انتہا نہیں ہے؟ کیا اس علاقہ کے لوگوں کو ایسے بے حس رہنما کی نمک پاشی کے خلاف احتجاج کر کے اسے سبق نہیں سکھانا چاہیے؟ وزیر اعظم نریندر مودی کو غالباً ان کی غلطی کا اندازہ ہو گیا تو وہ تیسرے ہی دن پھر سے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لیے ممبئی لوٹ آئے اور شیواجی پارک پر ایک زبردست جلسۂ عام سے خطاب کیا لیکن وہاں بھی گھاٹکوپر سانحہ کا ذکر نہیں ہوا۔ اس طرح جو نقصان کی بھرپائی ہو سکتی تھی وہ بھی نہیں ہو سکی۔ شیواجی پارک پر جب سپنوں کا سوداگر مودی 2047 کے ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب بیچ رہا تھا تو شرکائے مجلس کے چہرے پر ایک عجیب طرح کی بے یقینی پھیلی ہوئی تھی۔ انسان آخر کتنے خواب دیکھے اور کتنا سوئے؟ نیند کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس لیے لوگ نیند نہ صرف بیدار بلکہ بیزار ہو چکے ہیں۔ انہیں وہ خواب یاد آ رہے ہیں جو مودی جی نے دس سال پہلے دکھائے تھے اور وقت کے ساتھ چکنا چور ہو گئے۔ وزیر اعظم نے جب اس کیفیت کو محسوس کیا کہ عوام کے اندر اس سے شوشے سے جوش اور ولولہ پیدا نہیں ہو رہا ہے تو اپنے چہیتے موضوع کانگریس کی مخالفت پر لوٹ آئے اور اس پر ملک کی تقسیم کے ساتھ آئین ہند کو نیست و نابود کرنے کا مضحکہ خیز الزام لگا دیا۔ اس سے بھی بات نہیں بنی تو پھر مسلمانوں کا راگ چھیڑ دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی دو دن قبل یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر وہ ہندو مسلمان کی بات کریں گے تو سیاست کے اہل نہیں رہیں گے لیکن کریں تو کریں کیا؟ ان کی مسلم دشمنی پر غالب کا یہ شعر معمولی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے

مقصد ہے ووٹ لینا مگر گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے مسلم و ہندو کہے بغیر

مودی جی اور جھوٹ کا رشتہ بہت پرانا ہے لیکن اب اس میں یادداشت کی کمزوری کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ویسے اپنی عمر کے اس ڈھلتے پڑاو میں چونکہ انہوں نے بی جے پی کی ساری انتخابی مہم اپنے کمزور کندھوں پر لے رکھی ہے اس لیے انہیں دن رات بولنا پڑتا ہے۔ ایسے میں وہ سب یاد رکھنا کسی بھی فرد کے لیے ناممکن ہے۔ شیواجی پارک میں 'ووٹ جہاد' سے عوام کو ڈرانے والے مودی جی بھول گئے کہ انہوں نے دو دن قبل اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ ان کے بیشتر پڑوسی مسلمان تھے۔ وہ تعزیہ کے نیچے سے جھک کر گزرتے تھے اور عید کے دن ان کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا کیونکہ مسلمان پڑوسیوں کے گھر سے کھانا بن کر آتا تھا۔ مودی جی جس وقت شیواجی پارک میں یہ جھوٹا دعویٰ دوہرا رہے تھے کہ کانگریس ہندوؤں کا منگل سوتر اور مندروں میں جمع سونا ووٹ جہاد کرنے والوں کو بانٹ دے گی اسی وقت ممبئی کے بی کے سی میں شیوسینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے ایک جلسۂ عام ان سے سوال کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے گھر سے آنے والے پکوان کی تفصیل بتائیں اور یہ واضح کریں کہ انہوں نے اسے کھایا یا نہیں؟ اس کے بعد ادھو ٹھاکرے نے انہیں عار دلاتے ہوئے کہا کہ کم از کم بچپن میں کھائے ہوئے اس نمک کی لاج رکھ کر تو ہندوؤں کے اندر مسلمانوں کے تئیں نفرت بند کریں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ دس سالوں کے درمیان وہ ہندو مسلم یکجہتی پیدا کرنے میں کیوں ناکام ہو گئے؟ ویسے یہ بے معنیٰ سوال ہے کیونکہ نفرت کا بیوپاری محبت کی دوکان کا رخ کیسے کر سکتا ہے؟؟ وزیر اعظم نریندر مودی نے تو شیواجی پارک میں بھی گھاٹکوپر حادثے کو نظر انداز کر دیا مگر ممبئی کے عوام و خواص اس کو نہیں بھولے۔ بی جے پی کی بے حسی پر تبصرہ کرتے ہوئے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے منہ پھٹ رہنما سنجے راؤت نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا ممبئی کے اس علاقہ میں روڈ شو کرنا غیر انسانی ہے جہاں ہورڈنگ کے گرنے سے 16/ افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی کے روڈ شو کی وجہ سے گھاٹ کوپر مغرب سے مشرق تک جانے والی سڑکوں اور میٹرو خدمات کی معطلی پر بھی سخت ناراضی کا اظہار کیا۔ سنجے راوت نے بی کے سی کے خطاب عام بڑے اعتماد کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ ۴/ جون کو مودی سابق وزیر اعظم ہو جائیں گے کیونکہ مہاراشٹر کے خود دار لوگ اس توہین کو کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے کہ ایک طرف لاشیں آ رہی تھیں اور دوسری جانب ڈھول تاشوں کے ساتھ عصر حاضر کا 'نیرو' لہک لہک کر اپنے امیدوار کے لیے حمایت مانگتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اس کو ملنے والا ہر ووٹ مودی کے لیے ہے۔ سنجے راوت کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے، این سی پی (ایس پی) کے ترجمان کلائیڈ کریسٹو نے کہا، "ممبئی والوں کے زخموں پر نمک پاشی کے لئے میٹرو اور لوکل ٹرینوں کو منسوخ کر کے روڈ شو کی خاطر سڑکیں بند کر دی گئیں مگر ہجوم کے سبب مسافروں کی جان خطرے میں پڑ سکتی تھی۔" انہوں نے اسے عوام کو سڑک پر چلنے کے لیے مجبور کر کے روڈ شو میں لوگوں کی تعداد بڑھانے سازش قرار دیا مگر بی جے پی کی بے حسی نے اس کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ کانگریس کے صوبائی سربراہ نے بھی بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ گھاٹکوپر سانحہ نے اکتوبر 2022 کے موربی حادثے کی یاد دتازہ کر دی۔ اس وقت وزیر اعظم گجرات کے ریاستی انتخاب کی ماحول سازی میں مصروف تھے کہ اچانک پل ٹوٹ گیا اور اس میں 141/ افراد بہہ گئے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس حادثے پر فوراً ٹویٹ کیا اور گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل و دیگر حکام سے بات کر کے امدادی کاموں کی خاطر ٹیمیں بھیجنے اور متاثرین کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی ہدایات دی۔ وزیر اعظم ریلیف فنڈ سے مرنے والوں کے لواحقین کو 2 لاکھ روپئے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کی امدادی رقم دینے کا اعلان کیا گیا۔ وزیر داخلہ امیت شاہ نے بھی ٹویٹ کیا کہ 'موربی میں ہونے والے حادثے سے انتہائی غمزدہ ہوں'۔ سوال یہ ہے گھاٹکوپر حادثے پر مودی اور شاہ بالکل خاموش کیوں ہیں؟ کیا وہ صرف گجرات کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ہیں؟؟ موربی سانحہ کے دو دن بعد وزیر اعظم نے جائے واردات کا دورہ کر کے سرکاری سول اسپتال میں زخمی مریضوں سے ملاقات کی تھی۔ اس کے برعکس وزیر اعظم ہورڈنگ حادثے کے ٹھیک دو دن بعد تعزیت یا عیادت کے لیے نہیں بلکہ انتخابی حمایت حاصل کرنے کے لیے گھاٹکوپر آئے اور اس سانحہ پر ایک حرف بھی نہیں کہا، اس بے حسی کا کیسے جواب دیا جائے اس سے ممبئی کے لوگ خوب واقف ہیں اور 20/ مئی کو اس کا عملی مظاہرہ ہوگا۔ ایسی آندھی چلے گی کہ بی جے پی کی ساری ہورڈنگس گر جائیں گی اور ان کے نیچے دب کر مکمل کراہنے پر مجبور ہو جائے گا۔

الیکشن کے پیش نظر غلط فہمیوں کا ازالہ

شیخ یاسر عبدالباقی

ہمارے ہندوستان میں ابھی الیکشن کا موسم چھایا ہوا ہے۔ گلی کوچوں کے نکڑ سے لے کر بڑے اداروں میں موضوع گفتگو الیکشن ہی ہے۔ ہر کوئی اس بات پر زور دے رہا ہے کہ اس کے حامی لیڈر کو ہی ووٹ دیا جائے اگر چہ وہ قابل اعتماد نہ ہو تب بھی۔۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ہم انڈیا گٹھ بندھن کو ووٹ کیوں دیں۔ بابری مسجد کا مسئلہ اسی کے دور میں ہوا۔ اس دور میں لوک سبھا میں ایک بھی مسلم امیدوار کو کھڑا نہیں کیا گیا مزید شیوسینا کی پرانی ہندوتوا کے آئیڈیالوجی کے خلاف ہیں۔ وہ اپنی اصلی چہرے کو چھپا کے رکھی ہے۔ ہوسکتا ہے الیکشن بعد اپنے اصلی چہرے سے پردہ اٹھائے اور اپنے باپ بال ٹھاکرے ہندوتوا کے نقش قدم پر چلنے لگ جائے۔۔ اس لیے ہم انڈیا گٹھ بندھن کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اس لے یا تو ہم ووٹ نہیں دیں گے یا دیں گے تو NOTA کو دیں گے۔ اول الذکر الزام صحیح ہے کہ کانگریس بابری مسجد تنازعے کو اس دور میں روکنے کی کوشش نہیں کی گئی اگر کرتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ ٹھیک ہے اور ہم بھی شیوسینا کے پرانی آئیڈیالوجی سے بھی اتفاق نہیں رکھتے۔ بات بالکل ٹھیک ہے۔ صد فیصد درست ہے۔۔ لیکن اب یہ وقت نہیں ہے کہ ہم ان باتوں کو اٹھائیں۔ ہر چیز کا وقت ہوتا ہے۔ ایک وقت میں دو دشمن نہیں بنائے جاتے ہیں بلکہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ بڑے دشمن سے پہلے نپٹنا چاہیے جو سر پر سوار ہو۔ جس کی حرکتوں سے صرف مسلم ہی نہیں سارا ہندوستان پریشان ہے۔ ہمیں دور اندیش ہو کر سوچنا چاہیے نہ کہ جذبات کی رو میں بہہ جائیں۔ پرانی باتوں کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ سے بھی واقفیت ہونا ضروری ہے۔ پرانی باتیں محض اس لیے یاد رکھیں کہ ان سے سبق لیں۔ نہ کہ سر پر سوار رکھ کر اسے بوجھ بنائے۔ کون کیسے کب بدل جائے کہا نہیں جاسکتا۔۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ وہی دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔ لیکن ہمیں تو ظاہر کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔ دوسری بات کانگریس کی حالت میں پہلے سے کافی تبدیلی آئی ہے۔ پہلی بار اس نے بی جے پی کو ہرانے کے لیے ایک مضبوط اتحاد کی حمایت کی ہے۔ ایسے وقت میں جب چھوٹی چھوٹی علاقائی ریاستی پارٹیاں بڑے بڑے دشمن کے ساتھ مقابلہ آرائی کرنے کے لئے متحد ہوئی ہیں تو ہم کیوں اس کا ساتھ نہ دیں۔۔۔ پہلی بار الگ الگ پارٹیاں بی جے پی کے مخالف اپنی نظریات کو پیچھے چھوڑ کر ایک ساتھ آئی ہیں۔ عوامی مدے مسائل جیسے بیروزگاری، مہنگائی، رشوت ستانی، صحت کا مسئلہ، تعلیمی فقدان، وغیرہ نظریات کے حل زیادہ ضروری ہے۔ کیا یہ بے وقوفی نہیں ہوگی کہ ہم ایسے وقت میں ماضی کی غلطیوں کا حساب مانگ کر مذہبی رخ دینے کہ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ احمقانہ رویہ ہرگز نہ اختیار کریں ورنہ ہم الگ تھلگ ہو جائیں گے۔ اور ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں۔ نہ ہی ہم نے اپنا کوئی backup سیٹ کیا ہے۔ اس لیے NOTA دے کر اپنا ووٹ برباد نہ کریں کیوں کہ NOTA کا الیکشن نتائج پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے چاہے سب سے زیادہ ووٹ ہی کیوں نہ ملے۔

دوسری بات مشکل حالات میں گدھے کو بھی باپ بنایا جاتا ہے: دوسرا ایک نظریہ بھی بنا ہے کہ ہم کسی کو ہرانے کے لیے نہیں بلکہ جیتنے کے لئے ووٹ دیتے ہیں۔ اس لیے ہم کو بھاجپا کو ہرانے کے لیے ووٹ نہیں دینا چاہیے۔ ٹھیک ہے اچھی بات ہے کہ ہمیں کسی کو ہرانے کے لیے ووٹ نہیں دینا چاہیے۔ لیکن کبھی کبھی حالات کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ کیا ہمارے پاس مسلمانوں کی ایسی کوئی پارٹی ہے۔ آج کوئی ایسا مسلم نیشنل سیاسی پارٹی یا لیڈر ہے۔ جو ہندو مسلم سب کو ساتھ لے کر چلتا ہو۔ اور حق و انصاف کی بات کرتا ہو۔ اور جس کے بل پر ہم جیت جائے اور ہماری سرکار بن جائے۔ ہم نے ایسے کتنے لیڈر تیار کیے۔۔؟ ہماری بھی غلطی رہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سب سے بڑی غلطی ہماری ہی ہے۔ ہم نے اب تک بابری مسجد کے بعد سے مسلم لیڈر شپ کو کبھی مظبوط کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمیشہ دوسروں پر منحصر رہے۔ اور ہمیشہ رونا روتے رہے کہ دوسری پارٹیاں مسلمانوں کو ٹکٹ نہیں دیتے۔ اب رو رہے ہو۔ اب پچھتائے کا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت۔

تو اب کیا کیا جائے: اب کرنا کیا ہے، ہر ذی شعور انسان سمجھ سکتا ہے۔ جتنا کھیت بچ چکا ہے جسے چڑیا نے نہیں چگی اس کو بچانا ہے۔ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ کہ اب چڑیا کھیت میں سے اور دانہ نہ چگے۔ اس چڑیا کو بھگانا ہے۔ یہ سب سے اول کام ہے۔ دوسرا کام یہ ہے کہ پورے کھیت کی فکر کرنا ہے۔ پھر اپنا دانہ اپنا حصہ مانگنا ہے۔ اس وقت مولانا آزاد کی وہ بات یاد آتی ہیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ مسلم لیڈر ہو کر بھی مسلم لیگ کی مخالف کیوں کرتے ہوں۔۔؟ دراصل مولانا کی سوچ بہت وسیع تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کانگریس (جو اس وقت کی سب سے مضبوط پارٹی تھی) ہندوؤں کے ساتھ مل کر جنگ آزادی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور انگریزوں کو یہاں سے بھگائیں۔ ان انگریزوں کا پوری طرح سے بایکاٹ کریں۔ اور پھر مسلمان اس ملک کی تعمیر و ترقی میں لگ جائے اور پھر اپنے حقوق و حصہ داری مانگیں۔ مسلم لیگ کی حمایت کر کے الگ تھلگ ہو جانے سے بہتر ہے ساتھ میں رہ کر اپنا نام پیدا کریں۔ اپنی پہچان پیدا کریں۔ اُس وقت انہیں کوئی روکے گا بھی نہیں کیوں کہ ان کی سیاسی پوزیشن اتنی مضبوط ہوگی کہ انھیں کوئی نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اس طرح ہمیں بھی چاہیے کہ ہم پر انگریزوں کی طرح حکومت چلانے پھوٹ ڈالو حکومت کرو کہ پالیسی پر عمل کرنے اور ہندو مسلمان کو آپس میں لڑانے والے بالکل ان انگریزوں کے نقش قدم پے چلنے والے ڈکٹیٹروں کو بر سر اقتدار سے خارج کر دیا جائے۔ اور پھر 5 سال کا جو وقت ملے گا۔ اس میں محنت کیا جائے، کام کیا جائے۔ ہاں مسلمان ہوتے ہوئے اس ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرنا ہے تا کہ کوئی ہمیں نظر انداز نہ کرسکے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں۔ لیکن کام کچھ بھی نہیں کرتے۔ مذہبی، اخلاقی سطح پر بڑی اچھی اچھی گفتگوئیں و تقریریں ہوتی ہیں لیکن عملی طور پر اور زمینی سطح پر کوئی کام نہیں ہوتا۔ پانچ سال کا وقت کوئی کم نہیں ہوتا۔ تو ہمیں کام کرنا ہوگا۔ ہم ایسے شخص کو اپنے میں سے تیار کرنا ہے۔ جو پورے کھیت کی حفاظت کر سکے۔ تا کہ بعد میں رونا نہ پڑے اور ہاتھ نہ ملنا پڑے کہ ایک بھی مسلم امیدوار نہیں ہے۔ - تیسری بات ہم ہمیشہ دوسروں سے امیدیں کیوں لگاتے ہیں ہم خود کام کیوں نہیں کرتے ہیں۔ خدا کا ایک اصول ہے کہ وہ کسی بندے کا قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اس کے لے کوششیں نہ کرے۔ اسی اصول کو قرآن نے سورہ رعد میں بیان فرمایا ہے۔۔ "یقین جانو کہ اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے۔۔" (الرعد:۱۱) ہم نے اپنی سیاسی حکمت عملی نہیں بنائی نہ ہی ایسے لیڈران تیار کیے۔ جو عوامی طور پر سب میں مقبول ہو۔ تو ہمیں یہ کہنے کا بالکل بھی حق نہیں ہے کی دوسری پارٹیوں نے مسلم امیدوار کیوں کھڑا نہیں کیے۔۔ اگر آج ہم مذہب اور ذات کی مانگ کرتے ہوئے ووٹ دینے لگ جائے تو پھر ان میں اور ہمارے میں کیا فرق ہوا جو ہندو اپنے مذہب اور ذات پات کو دیکھ کر ووٹ دیتے ہیں اور جنہیں ہم برا بھلا کہتے ہیں۔ - ہمیں ایسے لوگوں کو کھڑا کرنا ہے۔ جو اپنے دین پر تو عمل کرتا ہو لیکن عوامی طور پر لوگوں میں مذہبی شخصیت کی حیثیت سے نہی بلکہ ایک سماجی خدمت گزار اور حق و انصاف کے حامی کے طور پر مشہور ہو۔ - ضروری نہیں ہے کہ ہم سیاست میں گھس کر ہی کام کی شروعات کر سکتے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ بلکہ پہلے کام کریں۔ ایسا کام کریں کے لوگ خود اٹھ کر آپ کو سیاست میں لائے۔ لوگوں کی بھیڑ آپ کو الیکشن میں کھڑا ہونے پر مجبور کر دے۔ یاد رکھیں پہلے لوگوں کا بھروسہ جیتیں پھر الیکشن میں کھڑے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں اگر اخلاص کے ساتھ کام کریں گے تو لوگوں کا دل سے حمایت ملے گی۔ اس لیے اخلاص پیش نظر ہونا کہ اقتدار کی لالچ۔۔۔ اور بھروسہ جیتیں جاتی ہے خریدیں نہیں جاتی۔ جو اللہ چاہے گا وہ تو ہو کر رہے گا۔ تو کیوں ان کافروں سے مدد کی امید لگائے بیٹھے رہیں۔ مدد کی امید نہیں بلکہ حکمت کا تقاضا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی یہودی قبیلوں کے ساتھ معاہدے کئے تھے۔ ہاں اگر یہ لوگ بھی برے ثابت ہوئے، انہوں نے بھی اگر آگے بڑی غلطیاں کہ تو ان کے خلاف بھی آواز اٹھائی جائے گی۔ غلطی کوئی بھی کرے آواز تو سب کے خلاف اٹھائی جائے گی۔ چاہے کوئی بھی پارٹی ہو۔ ان پارٹیوں کو بھی یاد رکھنا ہے کہ اگر بی جے پی کے خلاف ان کی گٹھ بندھن کو جتایا جا رہا ہے۔ تو اگر انہوں نے بھی اتنی غلطیاں کی جتنی بی جے پی نے کی تو کل انہیں بھی ہٹا دیا جائے گا۔ یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے ووٹ دینا ہے۔

شادی بیاہ اور دکان مکان کی خاطر حج میں تاخیر

ازقلم: مفتی ندیم احمد انصاری

دورِ حاضر میں مادیت کا ایسا غلبہ ہے کہ اسلام کے نام لیوا بھی احکامِ اسلام پر عمل پیرا نہیں۔ حیلے بہانوں کے ذریعے بہت سے احکامات کو جان بوجھ کر ٹال دیا جاتا ہے، منجملہ ان کے حج بھی ہے جو قصرِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ لوگ مکان کی تعمیر، کاروبار کے پھیلاؤ، اپنی یا اولاد کی شادی اور اس میں بے جا رسم و رواج پر تو خوب خرچ کرتے ہیں لیکن حج فرض ہوجانے کے باوجود اس پر ویسی توجہ نہیں دیتے، جیسی دینی چاہیے۔ بہتوں کو تو مسائل کی رو سے اس کی فرضیت کا علم ہی نہیں ہوتا اور بہت سے اسے بڑھاپے میں ادا کی جانے والی عبادت سمجھتے ہیں، یہ دونوں ہی کم نصیبی کی علامت ہیں۔ حج کی فرضیت پر امت کا اجماع ہے اور یہ زندگی میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان پر فرض ہوتا ہے، جس میں حج کے شرائط پائے جاتے ہوں۔ [فتاوی تاتارخانیہ] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ اس پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش رہے، یہاں تک کہ اس صحابی نے یہ سوال تین بار دہرایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں 'ہاں' کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے۔ [مسلم]

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا: فرضیتِ حج کی آیت - وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ یعنی جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، تمام جہان والوں سے - میں وہ شخص تو داخل ہے ہی جو صراحتاً فریضۂ حج کا منکر ہو، حج کو فرض نہ سمجھے، اس کا دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہونا تو ظاہر ہے، اس لیے کہ وَمَنْ كَفَرَ کا لفظ اس پر صراحتاً صادق ہے اور جو شخص عقیدے کے طور پر فرض سمجھتا ہے، لیکن باوجود استطاعت و قدرت کے حج نہیں کرتا، وہ بھی ایک حیثیت سے منکر ہی ہے۔ اس پر لفظ وَمَنْ كَفَرَ کا اطلاق تہدید اور تاکید کے لیے ہے کہ یہ شخص کافروں جیسے عمل میں مبتلا ہے۔ جیسے کافر و منکر حج نہیں کرتے، یہ بھی ایسا ہی ہے۔ اسی لیے فقہا رحمہم اللہ نے فرمایا کہ آیت کے اس جملے میں ان لوگوں کے لیے سخت وعید ہے جو باوجود قدرت و استطاعت کے حج نہیں کرتے کہ وہ اپنے اس عمل سے کافروں کی طرح ہو گئے۔ العیاذ باللہ [معارف القرآن]

استطاعت کی تفصیل: مذکورہ بالا آیت میں جس استطاعت کا ذکر ہے، اس مقدرت و استطاعت کی تفصیل یہ ہے کہ اس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے فاضل اتنا مال ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام کا خرچ برداشت کر سکے اور اپنی واپسی تک ان اہل و عیال کا بھی انتظام کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ نیز ہاتھ پاؤں اور آنکھوں سے معذور نہ ہو، کیوں کہ ایسے معذور کو تو اپنے وطن میں چلنا پھرنا بھی مشکل ہے، وہاں جانے اور ارکانِ حج ادا کرنے پر کیسے قدرت ہوگی؟ اسی طرح عورت کے لیے چوں کہ بغیر محرم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں، اس لیے وہ حج پر قادر اس وقت سمجھی جائے گی جب کہ اس کے ساتھ کوئی محرم حج کرنے والا ہو، خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کر رہا ہو یا عورت اس کا خرچ برداشت کرے۔ اسی طرح وہاں تک پہنچنے کے لیے راستے کا مامون ہونا بھی استطاعت کا ایک جز ہے، اگر راستے میں بدامنی ہو، جان مال کا قوی خطرہ ہو تو حج کی استطاعت نہیں سمجھی جائے (اور اس پر حج فرض نہیں ہوگا)۔ [معارف القرآن]

حج نہ کرنے پر سخت وعید: مشہور حدیث ہے - جس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سامانِ سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے، پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے: وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا: اور اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے، جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ [ترمذی]

تعمیرِ مکان یا شادی بیاہ کا عذر: بعض لوگوں کو سفرِ حج کی گنجائش ہوتی ہے لیکن وہ تعمیرِ مکان یا شادی وغیرہ میں خرچ کرنے کو مقدم سمجھ کر حج سے خود کو سبک دوش خیال کرتے ہیں، جب کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس زمانے میں عموماً لوگ حج کو جانے لگتے ہیں، اس سے قبل اگر کسی نے دیگر کسی کام میں رقم وغیرہ خرچ کر دی اور اب اتنا مال باقی نہ رہا کہ حج کر سکے، تب تو حج فرض نہ ہوگا اور اگر سفرِ حج کا زمانہ آگیا تو حج فرض ہو جائے گا اور تعمیرِ مکان یا شادی وغیرہ امور میں خرچ کرنا جائز نہیں ہوگا گو اس تعمیر وغیرہ کی حاجت ہی ہو۔ اگر حج کے لیے نہ جا کر کسی دوسرے مصرف میں خرچ کرے گا تو گنہگار ہوگا، اور حج فرض رہے گا۔ [الفضائل والاحکام للشہور والایام] امام ابوالحسن کرخیؒ نے حج کے علی الفور واجب ہونے کو ترجیح دی ہے، یہی رائے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور صحیح تر روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔ ابن شجاع نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس سامانِ حج موجود ہو اور وہ شادی کرنا چاہتا ہو، تو اسے پہلے حج کر لینا چاہیے، چناں چہ فتاوی قاضی خان میں ہے کہ اگر استطاعت کے باوجود حج میں تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔ یہی رائے امام مالکؒ، امام احمدؒ اور شوافع میں مزنیؒ کی ہے۔ [قاموس الفقہ] فتاویٰ محمودیہ میں ہے: ایک شخص کے پاس اتنا روپیہ تھا کہ وہ حج بیت اللہ کر سکے، مگر پھر بعض پریشانیوں کی وجہ سے اپنی سکونت کے لیے دوسری جگہ مکان بنانا پڑا، اس لیے وہ روپیہ خرچ ہوگیا، تو ایسی صورت میں اگر مکان کی ضرورت حج سے پہلے ہی پیش آگئی اور اس مجبوری کی وجہ سے مکان بنالیا گیا تو اس کے ذمے حج فرض نہیں ہوا تھا، اگر وقتِ حج یعنی جس وقت کہ لوگ آس پاس سے حج کے لیے جا رہے تھے اس وقت تو مکان کی ضرورت نہ تھی بلکہ بعد میں ضرورت پیش آئی اور اس میں روپیہ خرچ کر لیا، تو اس کے ذمے حج فرض ہو چکا تھا۔ [فتاویٰ محمودیہ] فتاویٰ رحیمیہ میں ہے: ایک آدمی کے پاس اس قدر رقم ہے کہ جس سے وہ حج کر سکتا ہے یا مکان بنا سکتا ہے (ذاتی مکان نہیں ہے)، اسی طرح اتنی رقم ہے کہ حج کر سکتا ہے مگر وہ شادی شدہ نہیں ہے، تو اس صورت میں اگر حج کا وقت ہو، لوگ حج کو جا رہے ہوں، تو لازم ہے کہ وہ پہلے حج کرے، مکان بعد میں بن سکتا ہے۔ اسی طرح حج کا زمانہ ہو اور زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پہلے حج کرے، اگر اپنے اوپر قابو نہ ہو اور زنا میں مبتلا ہو جانے کا ڈر ہو تو پہلے شادی کرے۔ [فتاویٰ رحیمیہ]

اولاد کی شادی کے سبب حج میں تاخیر: اسی طرح شادی کے قابل لڑکی گھر میں موجود ہو اور والدین حج کو جانا چاہتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر حج فرض ہے اور لڑکی کی حفاظت کا انتظام بھی ہے تو اس کی شادی کی وجہ سے حج کو مؤخر نہ کیا جائے۔ آج کل کے رسم و رواج نے شادی کے لیے جو پابندیاں لازم کر دی ہیں وہ اکثر ایسی ہیں جو شرعاً لازم نہیں بلکہ شرعاً ناجائز ہیں، شادی کا مسنون طریقہ 'تحفۃ الزوجین' وغیرہ اردو رسائل میں دیکھنا چاہیے، اگر طریقۂ مسنونہ پر شادی کی جائے تو حج کو ملتوی یا مؤخر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ [فتاویٰ محمودیہ] [مضمون نگار الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے صدر و مفتی ہیں]

مودی اور مسلمان: گرگٹ کے رنگ مگرمچھ کے آنسو

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

وزیر اعظم نریندر مودی کے اعصاب پر فی الحال مسلمان سوار ہیں۔ وہ ایک دن مسلمانوں سے قربت کا تو دوسرے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آخر ان کا کریں تو کیا کریں؟ اس طرح مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچانے والوں نے انہیں انتخابی مہم کا مرکز و محور بنا دیا اور 'م' فیکٹر چھا گیا۔ اب تو لوگ طنزاً مختلف مراحل کو اس طرح بیان کرنے لگے ہیں کہ پہلے مرحلے میں مسلمان در انداز تھے۔ دوسرے منگل سوتر اور بھینس چور ہو گئے۔ تیسرے میں حزب اختلاف پر مسلمانوں کو ڈرانے کا الزام لگا۔ چوتھے میں وزیر اعظم نے اعلان فرمایا کہ منگل سوتر سے متعلق زیادہ بچوں والے سبھی مذاہب کے غریب لوگ ہیں۔ ان کی مسلمانوں سے دوستی ہے اور انہوں نے عید منائی ہے۔ آگے کی مضحکہ خیز پیشنگوئی یہ ہے کہ پانچویں مرحلے کے بعد مبادہ اعلان ہوگا کہ وہ مسجد جاتے ہیں۔ چھٹے کے بعد ممکن ہے وہ روزے رکھنے کا اعتراف کرلیں اور ساتویں کے بعد بعید نہیں کہ حج پر جانے کا ارادہ فرمالیں۔ ویسے وہ اگر حج کو نکل جائیں تو لوگ دعا کریں گے کہ اپنے دوست نواز شریف کی مانند وہیں کے ہو رہے ہیں یا جھولا لندن چلے جائیں۔ خیر یہ تو ہنسی مذاق کی بات ہے۔ پہلے مرحلے سے قبل جب تک مودی جی پر اعتماد تھے تو انہیں مسلمانوں کی یاد کم آتی تھی مگر زعفرانی رائے دہندگان کی سرد مہری نے دھنتے کمل کی خاطر مسلمانوں کے سہارا لازمی کر دیا۔ وزیر اعظم کے دباو میں آتے ہی انہیں کانگریس کے منشور میں قائد اعظم جناح اور مسلم لیگ نظر آنے لگی۔ مٹن اور مچھلی کھانے والے تیجسوی یادو کو مسلمانوں کی خوشنودی سے جوڑ اگیا۔ رام مندر کے تعمیر کو مرکزی موضوع بنانے کی کوشش کی گئی تو پتہ چلا کہ رائے دہندگان رام مندر کی تعمیر کا کریڈٹ سپریم کورٹ کے فیصلے اور عوامی چندے کو دیتے ہیں اور ان میں سے بیشتر مندر سے اوب یا بھول چکے ہیں۔ مندر میں عوام کی عدم دلچسپی کا اندازہ رام نومی کے موقع پر ہوا جب ملک بھر سے تین لاکھ لوگوں کو مفت میں ایودھیا کی سیر کرانے والے ہزار جتن کے بعد بھی جملہ ۲۶ر ہزار لوگوں کو ایودھیا لا سکے یعنی کامیابی کی شرح صرف دو فیصد تھی۔ اتفاق سے سی ایس ڈی ایس کے سروے نے بھی ہندوتوا میں دو فیصد عوام کو دلچسپی کا انکشاف کیا تھا۔ اس طرح 'جو رام کو لائے ہیں، ہم ان کو لائیں گے' والا نعرہ دریا برد ہو گیا کیونکہ لوگوں نے کہا بی جے پی رام کو نہیں لائی بلکہ وہ ہمیشہ سے ایودھیا میں موجود تھے اور رہیں گے۔ اس لیے کو ٹھنڈے بستے کی نذر کر دیا گیا۔ چوتھے مرحلے تک جب مودی جی کے تمام حربے ناکام ہو گئے تو لا محالہ رام مندر کی جانب لوٹنا پڑا۔ اس کے لیے پہلے سابق کانگریسی اچاریہ پرمود کرشنن سے اعلان کروایا گیا کہ کانگریس رام مندر پر قفل لگا دے گی ہے۔ اس معاملے میں تڑکا لگانے کے لیے رام مندر پر بابری تالے کا شور بپا کیا گیا مگر رام کے اصلی بھگتوں نے یاد دلایا کہ بابری مسجد پر قفل لگانے کا اور اسے کھولنے کا فیصلہ کانگریس نے کروایا تھا؟ رام مندر پر تالے کی کہانی ٹائیں ٹائیں فش ہونے لگی تو مودی جی نے کانگریس پر بلڈوزر چلانے کا الزام لگا دیا۔ اسے یوگی سے یہ سیکھنے کی صلاح بھی دی کہ وہ کس پر بلڈوزر چلایا جائے اور کس پر نہیں؟ یہ کام کانگریس کے بس کا نہیں ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ جب بھی غیر قانونی تعمیرات پر بلڈوزر چلانے کا فیصلہ ہوگا اس کی فہرست میں رام مندر شامل ہوگا اور اس کے لیے بی جے پی کے اقتدار کی ہوس ذمہ دار ہوگی۔ سچائی تو یہ ہے کہ وزیر اعظم کی لاکھ قلابازیوں کے باوجود انتخابی دلدل میں رام مندر باہر نہیں آسکا۔ پولنگ کا پہلا مرحلہ گزرا تو حالت بہت خراب ہو گئی۔ اس لیے مودی جی نے ہندو خواتین کو منگل سوتر کے چھین کر زیادہ بچے پیدا کرنے والے در اندازوں کو دینے کا خوف دلایا۔ سماجی انصاف کے تحت ان سے بھینوں تک کو کھول کر لے جانے کا ڈر دکھایا گیا۔ یہ اشارہ کھلے طور پر مسلمانوں کی جانب تھا لیکن پانچویں مرحلے سے قبل مودی جی کو مسلمانوں پر پیار آگیا۔ بنارس میں پرچہ نامزدگی داخل کرنے کے بعد کہا کہ زیادہ بچے صرف مسلمان ہی نہیں ہر غریب پیدا کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ ہندو غریبوں کو دولت کی تقسیم کے خلاف ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے بچپن سے مسلم خاندانوں سے گھرے رہنے کا ذکر کر کے بتایا کہ آج بھی ان کے بہت سے مسلمان دوست ہیں۔ انہوں نے یہ دلچسپ انکشاف کیا کہ ان کے گھر میں عید بھی منائی جاتی تھی، اور دیگر بھی تہوار بھی ہوتے تھے۔ عید کے دن ان کے گھر میں کھانا نہیں بنتا بلکہ مسلم گھروں سے کھانا آجاتا تھا۔ انہیں یہ سکھایا گیا تھا کہ تعزیہ کے نیچے سے نکلنا لازمی ہے۔ سوال یہ ہے کہ پچھلے دس سالوں سے انہوں نے بچپن کے نمک کا کیا حق ادا کیا؟ اور ایک بار بھی افطار پارٹی جیسی رسمی تقریب کا انعقاد کیوں نہیں کیا؟ وزیر اعظم مودی نے 2002 میں شبیہ خراب ہو جانے کے بعد 30 تربیت یافتہ کارکنوں کو سروے کرنے کے لیے احمد آباد میں مانک چوک پر بھیجا جہاں کھانے پینے چیز بیچنے والے سبھی تاجر مسلمان اور خریدار ہندو ہیں۔ وہاں گاہکوں کی بھیڑ میں پیدل نہیں چلا جاسکتا۔ دیوالی کے موقع پر لوگوں نے بتایا کہ تہوار بہت اچھا گزرا یعنی خوب کاروبار ہوا۔ مودی کے بقول سروے میں تقریباً 90 فیصد دکان والوں نے بتایا تھا کہ ان کے آنے سے قبل بچے اسکول نہیں جاتے تھے مگر اب اسکول کے بعد چھٹی کے دن دوکان پر مدد کرنے آتے ہیں۔ اس لیے ان کی مائیں بہت خوش تھیں کیونکہ مودی کے آمد سے بچوں کی زندگی بدل گئی۔ ایسی بات تھی تو انہوں نے ریلیف کیمپ کو بچے پیدا کرنے کی فیکٹری کہہ کر بند کیوں کر دیا تھا؟ انہوں نے جوہاپوری سے آنے والی مسلم خاتون کے شکریہ کا ذکر کیا کیونکہ بجلی کی چوری اور داداگیری بند ہو گئی اور بچت ہونے لگی۔ سوال یہ ہے کہ مودی جی اگر اتنے ہی اچھے تھے تو انہیں سابق وزیر اعظم نے راج دھرم کا پالن کرنے کے لیے کیوں کہا تھا؟ انہوں نے اپنا استعفیٰ کیوں پیش کیا تھا؟ بلقیس بانو کیس کو گجرات سے باہر کیوں بھیجنا پڑا تھا اور ان کے مجرموں کی سزا میں تخفیف کر کے انہیں رہا کیوں کیا گیا؟ دن رات کیمرے کے سامنے رہنے والے وزیر اعظم مودی نے جب کہا کہ وہ مسلمانوں سے اپنی محبت کی مارکیٹنگ نہیں کرتے اور ہندو مسلم کرنے سے قبل سیاست چھوڑ دیں گے تو بیچاری روبیکا لیاقت (اینکر) بھی بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔ مودی جی نے جب 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کو الا نعرہ دوہرایا تو پتہ چلا کہ بیچارہ وکاس (ترقی) دس سال کی عمر میں بھی دس دن کا بچہ ہے۔ اس لیے کہیں نظر ہی نہیں آتا۔ مودی جی نے اپنے انٹرویو میں اس خوش فہمی کا اظہار بھی کیا کہ وہ ملک کے عام آدمی کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر رہے ہیں۔ زمینی سچائی ان کے ساتھ جڑ چکی ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو تبدیلی واضح طور پر نظر آرہی ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا بن رہا ہے۔ ملک چاند پر پہنچ رہا ہے اور سبز ہائیڈروجن کا مرکز بننے جا رہا ہے۔ اسٹارٹ اپ سے نوجوانوں کے لیے ہندوستان کے دروازے کھل رہے ہیں۔ ملک ان کی کامیابیوں سے اپنے خواب بن رہا ہے۔ سچائی تو یہ ہے کہ ملک کے 83 فیصد نوجوان جنہیں ابھی تک حسبِ حال ذریعۂ معاش نہیں ملا پایا ہے ۴ر جون کے دن مودی کو خواب غفلت سے بیدار کر کے حقیقت کی دنیا میں لے آئیں گے۔ وزیر اعظم کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے روبیکا نے پوچھ لیا کہ انتخابات کو لے کر آپ گھبرائے ہوئے ہیں؟ تو مودی بولے نروسنیس لفظ میری لغت میں نہیں ہے اور خود اپنے میاں مٹھو بن کر اپنی بڑائی بگھارنے لگے مگر گودی میڈیا کی اینکر نے وہ سوال اسی لیے پوچھا کیونکہ وزیر اعظم کی حرکات و سکنات سے آئے دن گھبراہٹ کا اظہار رہتا ہے ورنہ یہ سوال ہی کیوں پوچھا جاتا؟ وزیر اعظم کی تضاد بیانی اور گرگٹ کی مانند رنگ بدلنا بھی اسی ہڑبڑاہٹ کی علامت ہے۔ انٹرویو کے اگلے ہی دن انہوں نے کانگریس پر پندرہ فیصد بجٹ مسلمانوں کے اوپر خرچ کرنے کا الزام لگا کر اس پر تنقید کی حالانکہ پندرہ فیصد آبادی سے ٹیکس لینے کے بعد ان پر خرچ کرنا ناانصافی نہیں عدل کا تقاضہ ہے۔ مودی نے ایک اور انٹرویو میں رمضان میں جنگ روکنے کے لیے خصوصی ایلچی بھیج کر غزہ پر بمباری روکنے کی ڈینگ ماری لیکن اس خبر کے ساتھ یہ انکشاف بھی ہو گیا کہ امریکہ کے ذریعہ اسرائیل کو اسلحہ روک دینے پر ہندوستان کے 28 ٹن دھماکہ خیز مادہ اسرائیل کو روانہ کر دیا مگر اسپین نے اسے لنگر انداز ہونے کی اجازت یہ کہہ کر نہیں دی مشرق وسطی کو مزید ہتھیاروں کی نہیں بلکہ امن کی ضرورت ہے۔ اس طرح مودی جی کی آنکھوں میں مگرمچھ کے آنسو بے نقاب اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا بے کار ہو گیا۔ اب آگے کے دو مرحلوں میں کیا ہوگا یہ وقت بتائے گا۔

روزنامہ
ناندیڑ ٹائمز
NANDED TIMES URDU DAILY

بم دھماکہ کی دھمکی دینے والا شندے عرف بھسے گرفتار
مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازش پھر ایک بار بے نقاب

ممبئی۔۲۰ رمئی (ایجنسی): میرج اور سانگلی ریلوے اسٹیشن کو بم سے اڑانے کی دھمکی کا کال سانگلی پولس کو موصول ہوا تھا۔ جس کے بعد سانگلی پولس نے تحقیقات کرتے ہوئے دھمکی دینے والے سچن ماروتی شندے عرف مادھوکشن بھسے ۳۵ رسال ساکن ترٹ گاؤں تعلقہ فلٹن ضلع ستارا کو گرفتار کیا ہے۔ پولس ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق گذشتہ ۱۴ر مئی کو میرج پولس کو ایک فون آیا تھا جس میں دھمکی دینے والے نے کہا تھا کہ وہ پاکستان کے لاہور سے بات کر رہا ہے اور اس کا نام ریاض قصاب ہے۔ اس نے دھمکی دی تھی کہ وہ آر ڈی ایکس کے ذریعہ سے میرج اور سانگلی ریلوے اسٹیشن کو اڑانے والا ہے۔ اس دھمکی کی کال کے بعد سانگلی پولس الرٹ ہوگئی تھی اور کال کرنے والے کی معلومات جمع کر کے گزشتہ کل ممبئی کے سی ایس ٹی ریلوے اسٹیشن پر سے اس نوجوان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ شندے عرف بھسے بتانے والا یہ نوجوان اصل میں گوپواڑی لوہارا تعلقہ پوسد ضلع ایوت محل کا بتایا گیا ہے۔ اس نے کال کر کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور پولس کو بھی گمراہ کیا۔ پولس اب تحقیقات میں مصروف ہے۔

مہاراشٹرا میں آج بارہویں بورڈ نتائج کا ہوگا اعلان

ناندیڑ۔۲۰ رمئی (نامہ نگار): مہاراشٹرا اسٹیٹ تعلیمی بورڈ کی جانب سے گزشتہ فروری، مارچ میں ریاست میں ایچ ایس سی یعنی بارہویں بورڈ کے امتحانات کا انعقاد عمل میں آیا تھا۔ آج ۲۱ رمئی بروز منگل کو دوپہر ایک بجے نتائج کا اعلان بورڈ کی ویب سائٹ پر آن لائین کی جارہا ہے۔ ریاستی تعلیمی بورڈ کی جانب سے جاری کردہ پریس نوٹ کے مطابق بارہویں کے نتائج دوپہر ایک بجے کے بعد ویب سائٹ mahresult.nic.in اور mahahsscboard.in پر دستیاب رہے گا۔ طلباء اپنے مارکس میمو کو وہاں سے لوڈ کر سکتے ہیں اور پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ نتائج کے بعد اگر طلباء کو انہیں حاصل نشانات کے معاملہ میں دوبارہ جانچ کروانا ہے تو وہ آن لائین طرز پر ویب سائٹ verification.mh-hsc.ac.in پر بذات خود یا اپنے جونیئر کالج کے ذریعہ سے درخواست دے سکتے ہیں۔ ۲۲ رمئی سے ۵ رجون تک درخواست داخل کرنے کی مہلت رہے گی اور اس کے لیے فیس آن لائین طرز پر ہی بھرنا ہوگا۔ اسی طرح آئندہ جولائی اگست میں بارہویں کے سپلیمنٹری امتحان میں شرکت کے لیے ۲۷ رمئی سے بورڈ کی ویب سائٹ پر آن لائین فارم دستیاب رہیں گے۔

بھاگیہ نگر پولس کی کاروائی، دو چور گرفتار
ساڑھے پانچ لاکھ روپئے کا مال برآمد

ناندیڑ۔۲۰ رمئی (نامہ نگار): ناندیڑ شہر کے مختلف علاقوں میں چوری کے واقعات پچھلے دنوں پیش آئے تھے۔ بھاگیہ نگر پولس اسٹیشن کے حدود میں پیش آئے چوری کے واقعات کی تحقیقات میں پولس مصروف تھی۔ بھاگیہ نگر کے پی ایس آئی ونود دیشمکھ کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ان کے پولس اسٹیشن کے حدود میں پیش آئے چور کے واقعہ کا ملزم اردھا پور کے مالیگاؤں میں آیا ہوا ہے۔ اس خفیہ اطلاع پر بھاگیہ نگر پولس کی ڈی بی ٹیم وہاں پہنچی اور انہوں نے وہاں سے رمیش سریش گائیکواڑ ساکن گنیش پور بسمت، ضلع ہنگولی اور ستنام سنگھ گرومکھ سنگھ چوہان ساکن نیا مونڈھا بسمت ضلع ہنگولی کو حراست میں لیا۔ ان دونوں نے قبول کیا کے انہوں نے سنت رام رگھوناتھ سرودے ساکن تالاب گلی اردھا پور کی مدد سے بھاگیہ نگر پولس اسٹیشن کے حدود میں دو چوری کے واقعات انجام دیئے تھے۔ پولس نے ان کے قبضہ سے ساڑھے پانچ لاکھ روپے کا مال برآمد کیا ہے۔ ضلع ایس پی شری کرشن کوکاٹے، ایڈیشنل ایس پی ابھیناش کمار نے بھاگیہ نگر پولس کی ستائش کی ہے۔

'بی جے پی کیجریوال پر حملہ کرا سکتی ہے': عآپ رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ

نئی دہلی: عآپ کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے بی جے پی پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی کیجریوال پر قاتلانہ حملہ کروانے کی سازش تیار کر رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ" کیجریوال کے جیل سے باہر آنے سے بی جے پی بوکھلائی ہوئی ہے۔ اب یہ لوگ کیجریوال پر قاتلانہ حملہ کرنے کی سازش تیار کر رہے ہیں۔ ملک کے وزیر داخلہ تو سپریم کورٹ کے فیصلے پر ہی سوال اٹھا رہے ہیں۔" سنجے سنگھ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ" کیجریوال کے جیل سے باہر آنے سے بی جے پی اتنی بوکھلائی ہوئی ہے کہ یہ لوگ کسی بھی طرح کا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بی جے پی اب کیجریوال پر قاتلانہ حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔" سنجے سنگھ نے کچھ میٹرو اسٹیشن پر دھمکی آمیز الفاظ لکھے جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ "اب لوگ میٹرو اسٹیشن پر لکھ کر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اگر کیجریوال پر حملہ ہوگا تو اس کے لیے بی جے پی ذمہ دار ہوگی۔" قابل ذکر ہے کہ دہلی آبکاری پالیسی میں مبینہ گھوٹالہ سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو گرفتار کر جیل بھیج دیا گیا تھا۔ گزشتہ دنوں انھیں سپریم کورٹ نے انتخابی تشہیر میں حصہ لینے کے لیے یکم جون تک عارضی ضمانت دی تھی۔ بی جے پی نے عدالت کے اس فیصلے پر سوال بھی اٹھایا تھا۔

حکومت ہند نے ایران کے صدر کی موت پر ایک دن کے سرکاری سوگ کا اعلان کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) حکومت ہند نے ایران کے صدر ابراہیم رئیسی اور وزیر خارجہ امیر عبداللہیان کی ایک ہیلی کاپٹر حادثہ میں ہوئی موت پر ایک دن کے سرکاری سوگ کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے پیر کیروز جاری ایک ریلیز میں کہا ہے کہ حکومت ہند نے انکے احترام میں 21 مئی بروز منگل کو ملک بھر میں ایک دن کے سرکاری سوگ کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کے مطابق کل ملک بھر کی تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا اور سرکاری طور پر کوئی تفریحی پروگرام منعقد نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ کل اتوار کیروز ایرانی صدر رئیسی ایران کے مشرقی صوبہ آذربائیجان میں ڈیم کے افتتاح کے بعد ہیلی کاپٹر سے تبریز جا رہے تھے کہ موسم خراب ہونے کی وجہ سے ان کو لے جا رہے ہیلی کاپٹر کو حادثہ پیش آیا جس میں ایرانی صدر اور وزیر خارجہ سمیت 9 افراد کی موت ہوگئی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایران میں آذربائیجان کی سرحد کے قریب ایک ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ملک کے صدر ابراہیم رئیسی کی موت پر آج گہرے رنج وغم اور ایران کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔

اردو یونیورسٹی میں داخلوں کی تاریخ میں توسیع
انٹرنس کی بنیاد پر درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ 30 رمئی

حیدرآباد، 20 رمئی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں داخلوں کے لیے درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ میں 30 رمئی تک توسیع کی گئی ہے۔ البتہ انٹرنس ٹسٹ شیڈیول کے مطابق 11 تا 13 / جون 2024ء کو منعقد ہوں گے۔ پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ کے مطابق ملک بھر سے موصول ہونے والی مختلف نمائندگیوں کی بنیاد پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے انٹرنس کے ذریعہ داخلوں کے کورسز میں درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ میں 10 دن کی توسیع کردی گئی ہے۔ اب خواہشمند طلبہ 30 رمئی تک آن لائن درخواستیں دے سکتے ہیں۔ اس سال یونیورسٹی میں ایل ایل بی وایل ایل ایم، 'قانون' میں پی ایچ ڈی اور 'مدرسہ میں زبان کی تدریس' میں پی ایچ ڈی متعارف کیے گئے ہے۔ گذشتہ سال ایم ووکیشنل میں میڈیکل امیجنگ ٹکنالوجی اور میڈیکل لیباریٹری ٹیکنالوجی کے کورسز کا آغاز کیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ اردو ثقافتی مطالعات اور تقابلی مطالعات میں پی ایچ ڈی کے کورسز بھی شروع کیے گئے تھے۔ پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ کے مطابق انٹرنس کے ذریعہ داخلہ دیے جانے والے کورسز میں پی ایچ ڈی پروگرام (اردو، عربی، انگریزی، ہندی، فارسی، مطالعات ترجمہ؛ مطالعات نسواں، نظم ونسق عامہ، سیاسیات، سوشل ورک، اسلامک اسٹڈیز، تاریخ، معاشیات، سوشیالوجی، دکن اسٹڈیز؛ تعلیم؛ صحافت وترسیل عامہ؛ مینجمنٹ، کامرس؛ ریاضی، طبعیات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات، کمپیوٹر سائنس، اردو ثقافتی مطالعات، تقابلی مطالعات، قانون، سماجی اخراج وشمولیتی پالیسی، مدرسہ میں زبان کی تدریس)؛ پوسٹ گریجویٹ پروگرام (ایم بی اے؛ ایم سی اے، ایم ٹیک (کمپیوٹر سائنس)، ایم ایڈ اور ماسٹر آف لاء (ایل ایل ایم))؛ انڈر گریجویٹ پروگرام (بی ٹیک (کمپیوٹر سائنس)، بی ٹیک (سی ایس) (لیٹرل انٹری)، ایل ایل بی، بی اے ایل ایل بی (آنرس) اور بی ایڈ) پیشہ ورانہ ڈپلوما ان ایلمنٹری ایجوکیشن (ڈی ایل ایڈ)؛ پالی ٹیکنک-ڈپلوما ان انجینئرنگ (سیول، کمپیوٹر سائنس، الیکٹرانکس اینڈ کمیونی کیشن، انفارمیشن ٹکنالوجی، میکانیکل، الیکٹریکل و الیکٹرانکس، آٹو موبائل اینڈ اپیرل ٹکنالوجیز) اور پالی ٹیکنیک-ڈپلوما لیٹرل انٹری شامل ہیں۔ سی ٹی ایز دربھنگہ اور بھوپال میں ایم ایڈ، بی ایڈ اور پی ایچ ڈی (تعلیم)، سی ٹی ایز (سری نگر، آسنسول، اورنگ آباد، سنبھل، نوح اور بیدر) میں بی ایڈ کورس دستیاب ہے۔ ڈپلوما انجینئرنگ کورسز پالی ٹیکنیک، دربھنگہ، بنگلور، کڑپہ اور کٹک میں موجود ہیں۔ درخواستیں صرف آن لائن ہی قبول کی جائیں گی۔ تفصیلات ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر دستیاب ہیں۔ کسی وضاحت کے لیے نظامت داخلہ کو admissionsregular@manuu.edu.in پر ای میل کریں۔ داخلہ ہیلپ ڈیسک رابطہ برائے عمومی رہنمائی کے لیے موبائل نمبرات 6207728673, 9866802414, 8527164610, 6302738370 اور 8178388177 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

سی آئی ایس ایف کا 3300 رکنی دستہ آج سے پارلیمنٹ سیکوریٹی سنبھال لے گا

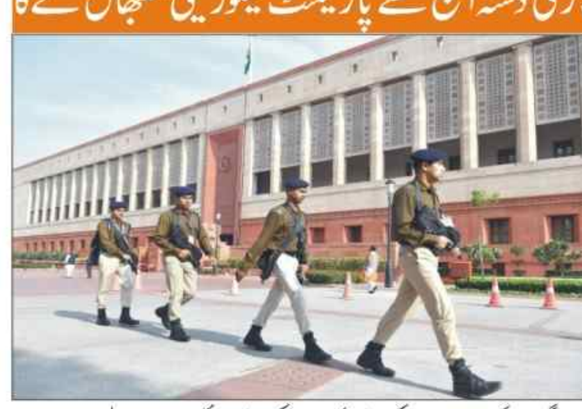

نئی دہلی: سنٹرل انڈسٹریل سیکوریٹی فورس (سی آئی ایس ایف) کے 3300 جوان پیر کے دن سے پارلیمنٹ کامپلکس کی مکمل انسدادِ دہشت گردی وسبوتاج سیکوریٹی ڈیوٹی سنبھال لیں گے۔ سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کا 1400 رکنی عملہ' پارلیمنٹ کی سیکوریٹی سے دستبردار ہوچکا ہے۔ سرکاری ذرائع نے یہ بات بتائی۔ سی آر پی ایف کے پارلیمنٹ ڈیوٹی گروپ (پی ڈی جی) نے جمعہ کے دن پارلیمنٹ کامپلکس سے اپنا سارا سازوسامان' گاڑیاں' اسلحہ اور کمانڈوز ہٹالئے۔ اس کے کمانڈر (ڈپٹی انسپکٹر جنرل رینک) نے سارے سیکوریٹی پوائنٹس سی آئی ایس ایف گروپ کو سونپ دیئے۔ وسطی دہلی میں واقع پارلیمنٹ کی پرانی اور نئی دونوں عمارتوں کی حفاظت پر سی آئی ایس ایف کے 3317 جوان تعینات ہوں گے۔ حکومت نے گزشتہ برس 13 دسمبر کے سیکوریٹی چوک واقعہ کے بعد سی آر پی ایف کو ہٹادینے کی ہدایت دی تھی۔ پارلیمنٹ پر 2001 کے دہشت گرد حملہ کی برسی پر بڑی سیکوریٹی چوک میں 2 افراد 13 دسمبر 2023 کو وقفہ ءصفر کے دوران پبلک گیلری سے لوک سبھا چیمبر میں کود پڑے تھے۔ انہوں نے کنستر سے زرد دھواں چھوڑا تھا اور نعرہ بازی کی تھی۔ بعد ازاں ارکان پارلیمنٹ نے ان پر قابو پالیا تھا۔ اُسی دن پارلیمنٹ کامپلکس کے باہر دیگر 2 افراد نے کنستر سے رنگین دھواں چھوڑا تھا اور نعرے لگائے تھے۔ اس واقعہ کے بعد ڈائرکٹر جنرل سی آر پی ایف کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی گئی تھی جسے پارلیمنٹ کامپلکس کے سارے سیکوریٹی مسائل کا جائزہ لینے اور موزوں سفارشات کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ ایک عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ سی آئی ایس ایف کا کاؤنٹر ٹیررازم سیکوریٹی یونٹ پیر کی صبح 6 بجے سے پارلیمنٹ کامپلکس کا مکمل چارج حاصل کرلے گا۔ سی آئی ایس ایف کے ایک سینئر عہدیدار نے بتایا کہ سی آر پی ایف پی ڈی جی کے علاوہ دہلی پولیس (تقریباً 150 ملازمین) اور پارلیمنٹ سیکوریٹی اسٹاف (پی ایس ایس) کو اب ہٹادیا جائے گا۔

خواتین کے زیورات چوری کے دو واقعات

ناندیڑ۔۲۰ رمئی (نامہ نگار): ناندیڑ شہر میں دو مختلف مقامات پر خواتین کے زیورات چوری کے واقعات پیش آئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ناندیڑ شہر کے مایا دیوی نگر کی رہنے والی خاتون سندر بائی جادھو ۷۰ رسال یہ ناندیڑ سے بلولی جانے کے لیے بس اسٹینڈ پہنچی تھی اور بس میں سوار ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ ناندیڑ بس اسٹینڈ میں اس خاتون کے گلے سے سونے کے زیور چوری کرلیا گیا جس کی قیمت تقریباً ۳۵ رہزار روپئے بتائی گئی ہے اس معاملہ میں وزیرآباد پولس اسٹیشن میں چوری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگلور ناکہ روڈ پر موجود ڈلکس فنکشن ہال میں ایک شادی کی تقریب کے دوران ایک خاتون کے پرس میں سے تقریباً ۳۰ رہزار روپئے کے زیورات چوری کر لیے گئے۔ سید وسیم عابد کی شکایت پر اتوارہ پولس اسٹیشن میں نامعلوم چور کے خلاف کیس رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ان دنوں گرمائی تعطیلات کے سبب بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کا ہجوم ہے اور ان کے موبائیل اور زیورات چوری کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ ساتھ ہی مختلف فنکشن ہالس میں بھی خواتین کے سیکشن میں زیورات چوری ہونے کے واقعات پیش آرہے ہیں۔

ناندیڑ میں تیز ہوا اور بارش کی پیش قیاسی

ناندیڑ۔۲۰ رمئی (نامہ نگار): ممبئی کے واقع محکمہ موسمیات کے علاقائی دفتر کی جانب سے آج ایک الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ ۲۰ رمئی سے ۲۲ رمئی کے دوران ناندیڑ ضلع میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اس پریس نوٹ میں پیش قیاسی کی گئی ہے کہ ناندیڑ ضلع کے کچھ مقامات پر آئندہ تین دنوں میں فی گھنٹہ ۴۰ رکلومیٹر کی رفتار کی تیز ہوائیں چل سکتی ہے اور اسی دوران بجلیوں کی چمک کے ساتھ کئی مقامات پر بارش کا امکان ہے۔

عرس حضور تاج الشریعہ کا روح پرور انعقاد

ناندیڑ (ای میل) بتاریخ 6 ذیقعدہ مطابق 15 مئی 2024 بروز بدھ بعد نماز عشاء شاہی مسجد ناندیڑ میں حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ کے چھٹے عرس شریف کے موقع پر علمائے اہل سنت ناندیڑ کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا مولانا محمد اشفاق رضا صاحب نے پروگرام کا آغاز فرمایا دارالعلوم غریب نواز کے طلبہ کرام نے نعت و منقبت کے اشعار پیش فرمائے مولانا عبدالعظیم رضوی امجدی نے حضور تاج الشریعہ کی سیرت پاک پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اخیر میں مقرر خصوصی حضرت علامہ مولانا محمد عارف رضا صاحب بارہلی ملکھیڑ نے حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قبلہ علیہ الرحمۃ کی شخصیت پر انتہائی پر مغز خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے مفتی تھے اور تقوی وطہارت کے پیکر تھے اور آپکی مقبولیت من جانب اللہ تھی۔ نیز آپ نے عوام الناس کے آپکی سیرت پر عمل آوری کا پیغام دیا اس موقع پر علماء کرام وعوام الناس کی کثیر تعداد موجود تھی بالخصوص حافظ مولی علی رضوی مولانا رفیق صاحب مصباحی مولانا سید احمد علی مصباحی قاری راقب صاحب حافظ غلام مصطفیٰ صاحب حافظ علی یار صاحب حافظ سرفراز صاحب وارا کین ومصلیان شاہی مسجد موجود تھے اس پروگرام کے انعقاد میں۔ سید انصار صاحب حاجی الیاس شریف صاحب ودیگر کا کافی تعاون رہا اخیر میں صلاۃ وسلام ونیاز پاک کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہونچا۔

ممبئی کی مشہور ریسٹورنٹ 'نور محمدی ہوٹل' کا انوکھا قدم! ووٹ ڈال کر آنے والوں کو 10 فی صد کی رعایت

ممبئی، 20 مئی (ایجنسی) لوک سبھا انتخابات 2024 کے پانچویں مرحلے کی رائے دہی آج 20 مئی کو ہوئی۔ جس میں مہاراشٹر میں ممبئی کی 6 نشستوں کے بشمول جملہ 13 نشستوں پر عوام بڑے جوش وخروش سے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ ممبئی کی جن 6 لوک سبھا حلقوں میں آج ووٹنگ ہوئی ان میں ممبئی شمالی وسطی، ممبئی شمال مشرقی، ممبئی شمالی، ممبئی شمال مغربی، ممبئی جنوبی وسطی، ممبئی جنوبی حلقے شامل ہیں، جہاں صبح 7 بجے سے ہی لوگوں کی لمبی لمبی قطاریں لگ گئی تھیں۔ لوک سبھا کا یہ انتخاب سابقہ انتخابات کے مقابلہ میں از اوّل تا آخر، کلی طور پر بالکل الگ ہی نوعیت اور رنگ لیے ہوئے ہے۔ اور اس انتخاب میں جدّت اور انوکھا پن کی کئی مثالیں دیکھنے کو مل رہی ہیں، آج ایسی ہی ایک مثال ممبئی کی مشہور ریسٹورنٹ 'نور محمدی ہوٹل' کے مالکان خالد حکیم اور راشد حکیم نے پیش کی ہے۔ اس انتخاب میں سب سے اہم اور جس بنیادی نکتہ کو مرکزیت اور فوقیت کے ساتھ، توجہ کا مرکز بنایا گیا وہ یہ ہے کہ کس طرح ووٹنگ کے فی صد کو بڑھایا جائے۔ اور اس ضمن میں ملت کے ہر طبقہ فکر کے علماء اور ائمہ مساجد، تنظیموں، صحافیوں، دانشوروں کے ساتھ ساتھ ایک بڑے پیمانے پر انفرادی طور پر دامے دِرَمے قَدَمے سُخنے بھر پور کوششیں کی گئی۔ ملک میں جمہوریت کے استحکام اور جمہوری اقدار کو فروغ دینے کی غرض سے ایسی ہی ایک کوشش 'نور محمدی ہوٹل' کے مالکان خالد حکیم اور راشد حکیم نے کی۔ اس ضمن میں خالد حکیم نے یو این آئی کو بتایا کہ انھوں نے آج اپنی ہوٹل میں ووٹ ڈال کر آنے والے ووٹرس کو خصوصی 10 فی صد کی رعایت کا اعلان کیا۔ انھوں نے بتایا کہ اس بار ووٹرس میں بڑا جوش وخروش ہے۔ جب وہ صبح 7 بجے ووٹ ڈالنے پولنگ اسٹیشن پہنچے تو ویاں پہلے سے ہی ایک لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔

آسام میں 40 بنگلہ دیشی ارکان اسمبلی! چیف منسٹر ہیمنت بشوا شرما کے ریمارک پر تنازعہ

گوہاٹی: آسام کے سینئر کانگریس قائد اور رکن اسمبلی رقیب الحسین نے سینئر بی جے پی قائد اور چیف منسٹر ہیمنت بشوا شرما کو" آسام میں 40 بنگلہ دیشی ارکان اسمبلی" والے متنازعہ ریمارک پر نشانہ تنقید بنایا۔ انہوں نے پیر کے دن گوہاٹی میں میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ یہ بڑی بدبختی ہے کہ ریاست کے چیف منسٹر جیسے اہم دستوری عہدہ پر فائز رہنے کے باوجود ہیمنت بشوا شرما صرف چند ووٹوں کے لئے الیکشن ریالیوں میں غیر دستوری باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے شرما پر تنقید کی اور الیکشن کمیشن آف انڈیا سے ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کانگریس قائد نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کو شرما کے خلاف از خود کارروائی کرنی چاہئے کیونکہ انہوں نے آسام کے عوام کے خلاف ناقابل قبول بات کہی ہے۔ قبل ازیں چیف منسٹر آسام نے رانچی میں میڈیا سے بات چیت میں کہا تھا کہ آسام میں بنگلہ دیشی دراندازوں کی آبادی 1 کروڑ 25 لاکھ ہے جس کے نتیجہ میں ریاست کی 126 رکنی اسمبلی میں ان کے 40 ارکان ہیں۔ اس پر آسام میں بڑا تنازعہ پیدا ہوا اور کئی اپوزیشن قائدین نے بی جے پی قائد پر تنقید کی۔ اسی دوران رقیب الحسین نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ آسام میں الیکشن کے بعد اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکاریوں اور دیگر اشیاء کے دام میں گزشتہ چند دن میں اضافہ دیکھا گیا۔ ریاستی حکومت بڑھتے دام پر قابو پانے کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہی ہے۔ اس کے بجائے ریاستی حکومت یہ حوصلہ افزائی کی کوشش میں ہے کہ لوگ زیادہ شراب پئیں تا کہ ریاست کی آمدنی بڑھے۔ یہ ناقابل قبول ہے۔ رقیب الحسین' آسام کی ترون گوگوئی کابینہ میں وزیر تھے۔

نسیم خان نے چھ گھنٹہ موٹر سائیکل سے دورہ کیا اور رائے دہندگان سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کی

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹرا کے سابق وزیر و ریاستی کانگریس کے کارگزار صدر نسیم خان نے آج یہاں انتخابات والے دن ممبئی کے مضافات چاندیولی میں چھ گھنٹے سے زائد موٹر سائیکل سے دورہ کیا اور رائے دہندگان سے اپنے جمہوری حق کو ادا کرنے کی اپیل کی موصلہ اطلاعات کے مطابق اپنے اہل خانہ کے ہمراہ بیل بازار نامی انتخابی مرکز پر ووٹ ڈالنے کے بعد کانگریس لیڈر نے موٹر سائکل سے چاندیولی کے کل 365 پولنگ بوتھ سمیت علاقے کی تنگ گلیوں میں جا کر رائے دہندگان سے ملاقات بھی کی اس موقع پر انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی بقاء اور آئین کے تحفظ کے لئے عوام کو کثیر تعداد میں ووٹ ڈالنا چاہیے شہر کے اس علاقے سے ممبئی کانگریس کی صدر ورشا گائکواڑ قسمت آزماء کر رہی ہے جبکہ انکا مقابلہ بی جے پی امیدوار اجول نکم سے ہے۔

پرنٹر، پبلیشر واونر: منتجب الدین منیرالدین نے روزنامہ "ناندیڑ ٹائمز" سمیع پرنٹرس نئی آبادی، مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ "ناندیڑ ٹائمز" نئی آبادی مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: منتجب الدین منیرالدین، موبائیل نمبر 9371994000, 9890145993
Printed, Published & Owned by Muntajibuddin Muneeruddin, Printed at Sami Printers, Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602) and Published at Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602)
Editor: Muntajibuddin Muneeruddin Phone/Fax: (02462) 255743 e-mail: nandedtimes@gmail.com, nandedtimes@yahoo.com